وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

يَا أَهْلَ اللّٰهِ اتَّقُوا مِنْ شَرِّ هٰذَا اللّٰهِ أَبَدًا

اہل اسلام پر واضح ہو کہ چند عبارتیں بیہودہ کتاب ازالہ اوہام کا

جواب مختصر لکھکر نام اسکا سوط رحمانی بر سر مسیح کذاب قادیانی رکھا

الحمد للہ کہ یہ رسالہ راستی کا مقالہ دافع شبہات فارقلیط و اثبات

معجزات جناب حضرت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین

محمد صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کی ہدایت کے لئے مالامال مسمّٰی بہ

نجم الہدایت فی بیان المعجزات والبشارات

از تالیف خادم جمیع علماء و الفقراء حاجی محمد مصطفیٰ بن حاجی

جناب احمد یار صاحب مرحوم و مغفور قریشی فاروقی بھیروی

نجم الدہلوی

بحسب فرمایش مؤلف ممدوح

سنہ ۱۳۰۹ ھ

مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

احمد اللہ العلی العظیم الاعظم الذی لم یتخذ صاحبۃً ولا ولداً ولا شریک فی ملکہ ولم یکن لہ کفواً احداً واصلی واسلم علی رسولہ وحبیبہ الذی بشر بہ فی التوراۃ و الانجیل وعرفہ اہل العلم بمعرفۃ الانبیاء بلا ریب وتاویل اعنی شفیعنا ونبینا وسیدنا عبد اللہ احمد المجتبی محمد المصطفی صلے اللہ علیہ وسلم الی یوم الدین وعلی آلہ واصحابہ الذین اختارہم اللہ بصحبۃ نبیہ الخلیل وبشر بہم ایضاً فی کتب اصفیاء اللہ الجلیل

اور بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ اس خاکسار ذرہ بیمقدار محمد مصطفےٰ بن حاجی احمد یار صاحب مرحوم قریشی فاروقی بہروی نے دیکھا کہ اکثر پادری لوگ بازاروں میں علانیہ روبرو گروہ اہل اسلام کے کہتے ہیں کہ نہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معجزہ وقوع میں آیا اور نہ کوئی اُنکے لئے بشارت پیغمبری کی کتاب مجموعہ بیبل یعنی تورات و انجیل وزبور میں ہے لہذا واسطے رفع کذب اُنکے کے تیرہ معجزے متعلق بہ ثبوت دلائل قرآنیہ اور چند بشارتیں بدلائل توریہ بیبل کے کتب رد نصاری مثل تخمیص المقال وتصدیق المسیح وبراہین رحمیۃ فی اثبات الرسالت المحمدیۃ سے انتخاب کر کے نام اس کا نجم الہدایت فی بیان المعجزات والبشارات رکھا اب ناظرین باریک بین سے امید ہے کہ اگر کہیں خطا پائیں تو الانسان مرکب من الخطا والنسیان کو یاد کر کے دامن عفو میں چھپائیں اور اللہ وحدہ لا شریک لہ سے بہرحال اعانت چاہیئے اور اُسی طرف ہدایت چاہیئے ہو حسبی نعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر یہ کتاب دو باب پر تقسیم کی گئی ہے ۔

باب اول اس میں یہ بیان ہے کہ خلق معجزہ باختیار نبی ہے یا نہیں اور یہ کہنا کہ مسیح نے من جہۃ الالوہیۃ اپنے معجزے پیدا کئے ہیں نہ من حیث النبوۃ صحیح ہے یا غلط عقیدہ علمائے مسیحی معلوم کرنا چاہیئے کہ علمائے مسیحی کہتے ہیں کہ خلق معجزہ باختیار نبی نہیں عقیدہ علمائے محمدی ۔ واضح ہو کہ اس قول میں علماء اہل اسلام کو منازعت کرنی ضرور نہیں اسواسطے کہ اُسکو تسلیم کرنے میں کچھ نقصان نہیں معلوم ہوتے کہ اہل اسلام کا صحیح مذہب یہی ہے کہ خالق جمیع اشیا کا اللہ تعالی ہے کوئی اور سوا اللہ تعالی کے خالق نہیں اور علمائے مسیحی معجزہ کے مفہوم میں خلق من جانب اللہ ماخوذ کرتے

ہیں جس طرح کے بالا گزر چکا ہے امر دوم یعنی یہ کہنا کہ مسیح نے من جہۃ الالوہیت اپنے معجزے پیدا
کئے ہیں نہ من جہۃ النبوۃ — ثانی تخصیص سے بعد تشخیص کے واضح ہوا کہ یہ قول بالکل
غلط ہے اسواسطے کہ جب من حیث الالوہیت پیدا کئے تو معجزہ مسیح کا نہیں کہلاویگا ورنہ لازم
آوے کہ جو کچھ اللہ پیدا کرے سب معجزہ مسیح کا کہلاوے لاتحاد المسیح باللہ تعالے اور بھی لازم
آتا ہے کہ مسیح من حیث النبوۃ مثل تمام انبیا کے بے معجزہ ہوں یعنی غیر خالق معجزہ اور کوئی وجہ شرف
کی من جہۃ النبوۃ نہ نکلی اسواسطے کہ علماء مسیحی وجہ شرف کی ظہور معجزات عجیبہ کا مسیح سے بیان کرتے
ہیں اور معجزات مثل دیگر انبیا کی مخلوق اللہ کی ٹھہری بلکہ باعتبار مفہوم مصطلحہ مسیحیوں کے بھی مسیح
خلق معجزہ میں عاجز رہیں اور واضح رہے کہ اس تقدیر پہ مسیح کی تصدیق نبوۃ پر معجزہ کی گواہی
درست نہو بلکہ جیسا کہ معجزہ اور انبیا کی تصدیق نبوۃ کی دلیل کافی نہیں تصدیق نبوۃ مسیح کی بھی
دلیل نہو وھو خلاف معتقدہم اور مخفی نرہے کہ علماء مسیحی ادعا کرتے ہیں کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے اتیان بالمعجزہ سے انکار کیا اور فرمایا کہ معجزات اللہ کے پاس ہیں پس آپ سے
معجزہ نظاہر ہوا باوصف بطلان ومکابرہ بے اصل ہونے اس امر کے اب مسیحیوں کا یہ ادعا مفید
انکا نرہا اسواسطے کہ انکار تخلیق معجزہ مسیحیوں کے نزدیک درست و صحیح امر ہے کیونکہ خود عیسائی
مسلم رکھتے ہیں اس بات کو کہ خلق معجزہ باختیار نبی نہیں پس انکا کوئی نفسہ مثل انکار وجود جسکے
بھی البطلان ہے کچھ قادح شان نبوۃ متصور نہیں ہوسکتا ہے بلکہ دافع توہمات ہے باب دوم
اس بیان میں کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزات صادر ہوئے ہیں اور انکی نبوۃ
پایہ ثبوت کو پہنچی یا اسمیں تامل کو دخل باقی ہے اسمیں دو فصل ہیں فصل اول بیان معجزات میں
عقیدہ علماء مسیحی علماء مسیحی ادعا کرتے ہیں کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم سے معجزات
صادر نہوئے عقیدہ علماء محمدی معلوم ہووے کہ اہل اسلام کے نزدیک بتواتر یہ ثابت ہوا ہے کہ
جسقدر معجزات نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوئے ہیں اور جیسے عظیم و عجیب معجزات ظاہر
ہوئے ہیں کسی نبی سے اسقدر اور ایسے عجیب ظاہر نہیں ہوئے اور بھی یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہر نبی کا
معجزہ تا ایام حیات باقی رہا برخلاف نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انکے معجزات قیام قیامت جاری
رہینگے اسواسطے کہ انکی امت سے وہ کرامات صادر ہوتے ہیں اور ہوتے جاوینگے جو اگلے انبیا کے معجزات کے

مشابہ ہیں اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ جو امر خارق عادت دکھے صادر ہوا اسکو جب ولی کی طرف نسبت کریں
تو کرامت کہلاتی ہے اور جب نبی کیطرف نسبت کریں تو معجزہ اس نبی کا کہلاتا ہے مثلاً احیاء موتی جب مثلاً
حضرت شمس تبریز کیطرف یا اور جس کسی ولی سے احیاء موتی ہوا ہے نسبت کیا جاوے تو یہ کہینگے کہ
مثلاً حضرت شمس تبریز کی یہ کرامت ہے اور جب نبی آخر الزمان کیطرف صلی اللہ علیہ وسلم نسبت کریں تو یہ
کہینگے کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ہے اب ملاحظہ کیا جاوے کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
کے تابعین اور احادات سے خوارق عادت صادر ہولی جاویں تو معجزہ متبوع کا انکار کرنا بجز عداوت
اور عناد کے نہیں متصور ہو سکتا ہے اور مجھے تشخیص اس امر کی ضروری ہوئی کہ قول اہل اسلام
من جمیع الوجوہ صحیح ہے یا تشکیک علماء مسیحی کو بھی اسمیں دخل ہے بعد تشخیص بملاحظہ معجزات نبی
آخر الزمان کے صلی اللہ علیہ وسلم قوۃ اور صحت سے ثابت ہوئے ہیں کسی نبی کے ایسے نہیں ثابت ہوئے
ہیں اور جیسا ثبوت بتواتر معجزات نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم میں متحقق ہے کسو نبی کے معجزات میں
ایسا نہیں علماء مسیحی افتاب کو تیلی سے ڈھانکا چاہتے ہیں جو شقوق نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
کے معجزات میں نکالے ہیں مسیحی کے معجزات میں اون شقوق سے زیادہ نکلتے ہیں مگر وہاں ثبوت میں
جرح کرتے ہیں اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں قدح نہیں کر سکتے ہیں چنانچہ یہ سب امور
مفصل کتاب استفسار سے بخوبی ظاہر ہو سکتے ہیں بخوف اطناب کے یہاں انکا بیان کرنا ضرور نہ سمجھا اب
جاننا چاہیے کہ نبی آخر الزمان صلعم کے معجزات دو قسم ہیں ایک من قبیل التصرفات عالم سفلی ہیں یا علوی
ہیں اور معلوم ہووے کہ معجزات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لاتعد ولاتحصی ہیں تمام
اس چھوٹی سی کتاب میں بیان نہیں ہو سکتے لیکن میں چند معجزہ ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں منہا معجزہ
اول مباہلہ ہے اور بیان مباہلہ کا قرآن شریف میں ہے سورہ بقر میں خطاب کرکے جناب رسول
اللہ علیہ وسلم کو فرمایا قولہ تعالے۔ قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس
فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ۝ ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم
بالظالمین (ترجمہ) تو کہہ اے محمد ہمارے رسول یہود سے خطاب کرکے اگر ہووے تمہارے لیے
پچھلا گھر اللہ کے یہاں خالص سوائے اور آدمیوں کے پس تمنائے موت کرو یعنی ایک دفعہ یہ کہہ لو
کہ ہم تمنائے موت کرتے ہیں اور ہرگز تمنائے موت نہ کرینگے بسبب اسکے جو مقدم کئے انکی جانوں نے

اور اللہ جانتا ہے ظالموں کو فائدہ یہود کہتے تھے نحن ابناء اللہ و احباؤہ ہم ہیں اللہ کے بیٹے اور اسکے دوست
اور جنت میں ہمیں ہی چین ہونگے اور ہم ہیں سے چالیس روز سے زیادہ کوئی جہنم میں نہ رہے گا
اور قرآن شریف میں صاف انکے کفر اور مغضوبیت اور خالدیت جہنم کا ارشاد ہوا اس پر بہت بگڑی
اور اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کیا اور موسی علیہ السلام کی شریعت کو غیر منسوخ بتانے
لگے اور اس زمانہ شمس الرسل میں بھی روشنی موسوی کو ہی اپنا منور قرار دینے لگے باوجودیکہ اسکا
وقت ہو چکا تھا اور روشنی نور الہی میں داخل ہونے سے انکار کیا پس اللہ جل جلالہ نے ایک آسان طریقہ سے
انکے اس غرور کو توڑا اور انکے دل کی بات کو ظاہر فرمایا اور انسے ارشاد ہوا کہ دار آخرت کو خاص
اپنے ذاتی کی میراث بے اتحاد مذہب سمجھتے ہو اور اسمیں میراث جاری کرتے ہو پس اچھا ایکدفعہ
زبان سے یوں تو کہو ہم تو مرنا چاہتے ہیں تا کہ ہمیں تمہارے اس عقیدہ کا کہ پچھلا گھر ہمارے ہی واسطے ہے
حال معلوم ہو پس یہ آیت کریمہ یہود کو سنائی گئی مگر کسی یہودی نے تمنائے موت نکی چنانچہ اللہ تعالی
نے پہلے ہی سے یہ خبر دیدی تھی کہ وہ ہرگز تمنائے موت نکریں گے اس لئے کہ انکو اپنے پاپ پُن
خوب معلوم ہیں اور دوزخ میں گرنیکا یقین ہے پس تمنائے موت کیونکر کریں پس یہ مباہلہ بہت بڑا
معجزہ ہے کہ ذراسی بات میں عاجز کر دیا قید و جلاوطنی و قتل و خواری کو اختیار کیا مگر یہ لفظ زبان سے
نہ نکالا کیونکر نکالیتے خوب جانتے تھے کہ اس صورت میں ایسا کیا تو زبان نکلکر باہر جا پڑیگی تکذیب نبی اللہ
کی کیا چھوٹی بات ہے اور اس معجزہ عظیمہ کا بیان صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کے باب ۲۸ میں ہے فرماتے ہیں
تمہارا عہد جو موت سے ہوا ٹوٹیگا اور تمہاری موافقت عالم غیب سے قائم نرہیگی خطاب بنی اسرائیل سے ہے
اور بشارت نبوی ہے اور زمان بعثت کی علامت ارشاد فرمائی ہے کہ جو تم کہا کرتے تھے کہ ہمارے ہی
واسطے آرام آخرت کا ہے اور ہم لقائے الہی کے لئے ہر وقت مشتاق بام موت ہیں یہ عہد تمہارا
ٹوٹ جائیگا اور تم سے درخواست کی جائیگی کہ تمنائے موت کرو اور تمنائے موت نکر سکو گے چنانچہ
زمانہ سید الاولین والآخرین میں ایسا ہی ہوا اور بیان اسکا بھی ہوا معجزہ دوم وہ مباہلہ ہے
جو نصاری کے ساتھ ہوا اور بیان اسکا یہ ہے کہ نصاری سے تمام قرآن شریف میں جا بجا امور
واقعی نسبت روح اللہ حضرت مسیح علیہ السلام اور انکی والدہ ماجدہ صدیقہ مریم علیہما السلام کے ارشاد
فرمائے اور انکی الوہیت کو طرح طرح سے باطل فرمایا اور رسالۃ اور قرب اور عبدیت کو ثابت فرمایا کبھی ارشاد فرمایا

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ٥

(ترجمہ) بیشک مثل عیسیٰ کے اللہ کے نزدیک مثل آدم کے ہے پیدا کیا مٹی سے پھر کہا واسطے اسکے ہو پس ہو گیا۔ کہیں ارشاد ہوا کانا یاکلان الطعام (ترجمہ) وہ دونو کہاتے تھے کہانا۔ کہیں انکی زبان مبارک اقرار عبدیت کو نقل فرمایا وقال انی عبد اللہ اور اکثر مواضع قرآن مجید میں انکی الوہیت کے ابطال میں دلائل عقلیہ ونقلیہ اللہ علیم جل جلالہ نے بیان فرمائیں مگر نصاریٰ نے باوجود دانا اور ذی عقل ہونیکے بوجہ تقلید آبائی کے انکی طرف توجہ نکی اور عبدیت عیسوی سے بہت ناراض ہوئے اور ختم المرسلین سے عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو آپ عبد اللہ فرماتے ہیں اور وہ ابن اللہ ہیں تو آپ انکو سب و شتم کرتے ہیں پس خداوند کریم نے بطور مباہلہ انکو ساکت کرنا قرار دیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ٥ (ترجمہ) پس جو شخص حجت کرے آپ سے بعد اسکے کہ آیا آپکے پاس علم سے پس کہا آؤ بلاویں ہم اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانونکو اور تمہاری جانوں کو پس گڑ انیں ہم لعنت اللہ کی اوپر جھوٹوں کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نصاریٰ نجران سے مباہلہ کا ارشاد فرمایا انہوں نے قبول کیا اور مباہلہ پر آمادہ ہوئے اور تاریخ معین پر اسطرف سے ختم المرسلین معہ اپنے تمام لخت جگران یعنی حضرت فاطمہ و حسنین اور ادہر نصاریٰ نجران جگہ مقررہ پر پہنچے ختم المرسلین نے اپنی صاحبزادی اور حسنین سے ارشاد فرمایا کہ میری دعا کے ساتھ تم آمین کہنا مگر وقت ہی آیا تھا یعنی نصرانیوں کے ایک عالم نے قافلہ انکو یعنی پنجتن پاک کی صورت دیکھکر کہا کہ اے لوگوں انسے مباہلہ نکرو جس قوم نے اپنے نبی سے مباہلہ کیا ہے وہ ہلاک ہوئی ہے اور میں وہ صورتیں دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ پہاڑوں کے اکھاڑنے کی دعا کریں تو پہاڑ اکھڑ جائیں اور میں یقین جانتا ہوں کہ اگر انکے ساتھ مباہلہ کروگے تو ایک نصرانی بھی تحت زمین پر زندہ نہ رہیگا پس انہوں نے مباہلہ نکیا اور صلح اس اقرار پر کی کہ ہم ہر برس میں دو ہزار حلہ اور تیس زرہ بطور پیشکش نذرانہ دیا کرینگے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اگر یہ مباہلہ کرتے تو سب کے سب بندر اور سور بنجاتے اور یہ جنگل آنپر آگ برساتا اور ایک سال کے عرصہ میں روئے زمین پر تمام و نشان بھی نصاریٰ کا باقی نہ رہتا اور سب تباہ ہوجاتے۔ پس اس مباہلہ کا ذکر صحف انبیا علیہم السلام میں ہے صحیفہ لسیعا علیہ السلام باب ۴۳ درس ۹۔ انکے درمیان کون ہے جو اسے بیان کرے یا ہمکو سابق

پیشین گویاں بتادیوے وے اپنے گواہوں کولاویں تاکہ وہ سچے ثابت ہوویں اور لوگ سُنیں
اور کہیں کہ یہ سچ ہے (١٠) تم میرے گواہ ہو اور میرا بندہ بھی جسے میں نے برگزیدہ کیا تاکہ تم جانو اور مجھپر
ایمان لاؤ۔ یہ بیان اسی مباہلہ کا ہے اور بسبب اسکے کہ وہ حقیقۃً واقع ہونیوالا نہ تھا اسکی سزا کا بیان
یعنی ذکر نہیں فرمایا اور ہمیں وہ زبان فیض ترجمان سید المرسلین سے معلوم ہوگیا چنانچہ ابھی منقول ہوا
کہ اگر وہ مباہلہ کرتے تو تمام نصاریٰ نجران جل جاتے اور عذاب دوزخ میں وہ اسی راستہ سے پہنچتے اور
انکی شامت سے اور جانور بھی جلکر خاک ہوجاتے یہانتک کہ چڑیاں بھی مکانوں کی چھتوں میں جل جاتیں
معجزہ سوم شق القمر ہے اور اس معجزہ سے وہم دائم جو نسبت بقائے دوام عالم بسبب عدم
تغیر کذائی عالم علوی میں ہوتا جاتا رہا اور اسیوجہ قریب ساعت کا بھی گواہ ہوا اور ارشاد ہوا اقتربت
الساعۃ وانشق القمر (ترجمہ) آگئی وہ گھڑی اور شق ہوگیا چاند اور یہ معجزہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قبل ہجرت حرم محترم مکہ معظمہ میں باستدعا ابوجہل وغیرہ دکھلایا اور یہ بستدعا انکی خاص واسطے اسکات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی تھی کہ پہلے انبیاء برحق علیہم السلام سے بھی اس قسم کا معجزہ ظہور میں نہیں آیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ انگشت شہادت سے چاند دو
ٹکڑے ہوکر پہاڑ حرا ان دونوں کے درمیان نظر آنے لگا اور آپنے فرمایا اشہدوا گواہ ہو تم اور اس معجزہ عظیمہ کا ذکر جو
علامت قرب قیامت بھی ہے اب اس ہیکل میں دو جگہ واقع ہے زبور ٨٤ فرماتے ہیں تیرا دہنا ہاتھ
تجھکو مہیب کام سکھلاویگا خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے انکا نام پہلے مذکور تھا اور آپکی بشارت
ہے اور آپکے دست مبارک سے مہیب کام مثل شق القمر کے اور کوئی نہیں ہوا اور مہیب کیوں نہو گویا ساعت
قایم ہوگئی ہے اور شیخ مصلح الدین شیرازی نور اللہ مرقدہ کی زبان مبارک سے بھی یہی لفظ
ظاہر ہوا ہے کیوں نہو ایسے لوگ مؤید بروح القدس ہوتے ہیں شعر ماہ جو دستش برآہیخت شمشیر بیم +
معجز میان قمر زد دو نیم + سبحان اللہ کیا لفظ بیم اور کلمہ مہیب مترادف المعنی ہیں اور دوسری
صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کے باب ٢٤ کے درس ٢٣ میں ہے ورس ٢٣۔ اور چاند مضطرب ہوگا اور
سورج شرمندہ جسوقت کہ رب الافواج کوہ صیہون و یروشلم پہ اپنے بزرگوں کے آگے حشمت کے ساتھ
سلطنت کرے علامت زمانہ بادشاہت رب الافواج کی جو یروشلم میں ہوگی اضطراب چاند اور شرمندگی سورج
قرار دی گئی ہے اور بادشاہت رب الافواج سے وہ سلطنت مراد ہے جسمیں تمام قوانین و احکام جلالی و ربانی
اور ملکی موافق حکم الٰہی کے ہوویں اور وہ سلطنت بجز سلطان دو جہان فخر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے سلطنت

کی اور کیسی ہوگی اور آپکے ہی سلطنت الٰہی کے زمانہ میں چاند مضطرب ہوا یعنی اپنے حال سے متغیر ہوا اور
اور منشق ہوا چنانچہ بیان اسکا ابھی ہوا اور سورج شرمندہ ہوا کہ ایک مرتبہ حرکت معکوس اسکو کرنی پڑی
اور حرکت ارادی کے عقیدہ کا بطلان ہوا مسخر اور قیدی اور بیگاری نکلے اور بیان اسکا یہ ہے کہ
غزوہ خیبر کے منزل صہبا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گود میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک
رکھے ہوئے تھے کہ آپ پر آثار وحی ظاہر ہوئے اور آفتاب غروب تک زمانہ نزول وحی ممتد ہوا اور
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر قضا ہو گئی پس بعد افاقہ کے آپنے دریافت فرمایا کہ اے علی نماز پڑھی
انہوں عرض کیا نہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی علی تیرے اور تیرے رسول کی طاعت
میں تھا کہ نماز قضا ہوئی پس اپنی رحمت سے واسطے ادائے نماز علی رضی اللہ عنہ کے سورج کو پھر طلوع فرمائیے
پس دعائے حبیب الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول ہوئی اور حضرت شمس پھر مغرب سے طلوع ہوئے
کہ دھوپ اسکی زمین پر پھیلی اور حضرت علی نے نماز عصر ادا کی اور دوسری دفعہ چلتے چلتے ٹھہر گئے اور
اور وہی حرکت ارادے کے خلاف پر گواہ پیدا اور بیان اسکا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے شب معراج
کے بعد مشرکین سے کہا کہ شب کو میں زمین شام سے عرش بریں اور لامکاں تک کی سیر کر آیا ہوں
اور راستہ میں تمہارا قافلہ شام سے آتا ہوا ملا تھا اسوقت اسمیں ایک اونٹ بھاگ گیا تھا اور
ایک شخص اسکے پیچھے دوڑتا پھرتا تھا کفار نے کہا یہ فرمائیے کہ وہ قافلہ یہاں کب پہنچیگا آپنے فرمایا
چہارشنبہ کو یعنی بدھ کے دن کفار بدھ کے دن قافلہ کے انتظار میں تکذیب رسول اللہ کے لئے بیٹھے
اور قافلہ کے آنے میں شام سے دیر ہوئی اور شام قریب آئی پس آپنے دعا کی اور دعا سید الاولین سے
اتنی دیر تک سورج اپنی حرکت سے باز رہا کہ قافلہ آپہنچا یہ درس اس تاویل پر جو پہنے بیان کی خاص
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی بشارت ہوئی ہے اگر بادشاہت رب الافواج سے امام برحق
حضرت سیدنا امام مہدی موعود علیہ السلام کی خلافت مراد ہو تو کچھ تعجب نہیں ہے اسلئے کہ
آپکی خلافت سلطنت الٰہی ہوگی کہ تمام زمین پر شریعت الٰہی کے احکام جاری ہونگے اور کلمہ زمین
تعلقا اور طنطنہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند ہوگا جزیہ موقوف ہو جاویگا تمام زمین کو آپ عدل سے
بھر دینگے اور بر و بحر کی ہی نوع میں آپکی فتح ہوگی اور بر و بحر سے اور لوگ آپکے زمانہ میں اخرج ہونگے
غرضکہ ہر طرح رب الافواج کی سلطنت اس خلافت کو کہہ سکتے ہیں تو اس صورت میں چاند کا مضطرب

اور سورج کی شرمندگی چاند گہن اور سورج گہن سے عبارت ہے جو وقت غیر معہود میں ایک مہینے کے عرصہ میں جس سال میں حضرت امام سے بیعت ہونگے اور اس صورت میں اضطراب چاند یہ ہے کہ غیر وقت میں گہن ہو اور شرمندگی سورج بھی یہی ہے کہ غیر وقت میں منہ چھپانے لگے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم فائدہ اور اگر انکار تمہارا اس جہت سے ہے کہ واقع ہونا قیامت کا مستلزم بگڑ جانے اجرام علویہ کا ہے اور وہ ممکن نہیں لیس چاہیئے کہ یہ شبہ ہرگز و ملبس نہ لاؤ کیونکہ چاند جرم اجرام علویہ میں سے ہے حسب درخواست تمہارے پھٹ گیا اور تمنے اپنی آنکھوں سے بخوبی دیکھ لیا ہے۔ اور وہ جو بعضے عیسائی بنقل قول مردود اس معجزہ پر اعتراض کرتے ہیں کہ چاند کا پھٹنا قیامت کو ہوگا محض باطل ہے کیونکہ اسکی اگلی آیت سے قولہ تعالیٰ۔ وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر (ترجمہ) یعنی کفار جبکہ معجزہ دیکھکر منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے ہمیشہ کا اس سے صاف ظاہر ہے کہ پیشتر سکے ذکر معجزہ کا ہوا ہے کہ جسکی یہ آیت تاکید کرتی ہے اور سب مفسروں نے اس آیت کی اسطرح تفسیر کی ہے اور اس قول کو مردود اور مرجوح کہا ہے علاوہ اسکے حسب روایت احادیث بھی یہ معجزہ تواتر سے ثابت ہے کہ جسکو ایک جماعت عظیم اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین نے متواتر نقل کیا ہے بعضے عیسائی اعتراض کرتے ہیں دین کے کسی مخالف نے بھی شق القمر پر گواہی دی ہے یا نہیں جواب وقت وقوع معجزہ شق القمر کے جب کفار قریش نے مسافروں سے دریافت کیا تو اون سب نے جو مسلمان نہیں تھے اسکے ملاحظہ کی گواہی دی چنانچہ گواہی انکی کتب معتبرہ حدیث مثل مسند امام احمد بن حنبل و بیہقی میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور جبیر بن مطعم وغیرہ کے روایت ہے باسناد صحیحہ متصلہ ثابت ہے۔ اور اگر مطلب سایل کا یہ ہے کہ کسی نے دین کے مخالفوں میں سے بھی اس معجزہ کو لکھا ہے یا نہیں۔ پس اگر ثبوت معجزہ کیواسطے مخالفوں کا نبی کے معجزہ کو اپنی کتابمیں لکھنا شرط ہے تو اس صورت میں سب انبیاء کے معجزات ثابت نہوں گے کیونکہ انکے معجزات کو کسی نے دین کے مخالفوں میں سے نہیں لکھا مثلاً معجزات عیسوی کو کسی نے یہودیوں میں سے اپنی کتاب میں نہیں لکھا اور بعض عیسائی یوں سوال کرتے ہیں ہمنے سنا ہے کہ ایک یہودی نے اپنی کتاب میں اسکی بابت کچھ لکھا ہے سو اسکا نام کیا ہے اور اس کی کتاب کہاں ہے اور وہ کس زمانہ میں تھا جواب قصہ ذکر یہودی کا بابت شق القمر کے راقم کی نظر سے نہیں گزرا البتہ تاریخ فرشتہ کے (۱۱) مقالہ میں

لکھا ہے کہ سامری والی ملک ملیبار نے اپنے ملک میں شق القمر دیکھکر واسطے دریافت اس واقعہ
عجیبہ کے معتبر آدمیوں کو ملکوں میں بھیجا جب معلوم ہوا کہ محمدؐ سے شق القمر ہوا ہے تو سامری کشتی پر
سوار ہوکر عرب میں گیا اور ملاقات جناب رسول خدا صلعم کی حاصل کرکے مسلمان ہوا جب وہاں سے
رخصت ہوکر شہر ظفار میں پہنچا تو مرض مہلک میں گرفتار ہوکر جاں بحق ہوا چنانچہ قبر اسکی اس
شہر میں ابتک زیارت گاہ ہر خاص و عام ہے ۔ اور سوانح الحرمین میں لکھا ہے کہ راجہ دھار جو متصل
دریائے چنبل کے صوبہ مالوہ میں واقع ہے اپنے محل پر رات کو بیٹھا ہوا تھا دفعتہً کیا دیکھتا ہے کہ چاند
دو ٹکڑے ہوکر پھر آپس میں ملگیا ہے اس بات کو اس نے اپنے پنڈتوں سے دریافت کیا انہوں نے
کہا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک پیغمبر عرب میں پیدا ہوگا اور اسکے ہاتھ سے شق القمر ظاہر
ہوگا بعد ازاں وہ راجہ اپنا ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بھیجکر آپ پر ایمان لایا ۔
آنحضرت صلعم نے اسکا نام عبداللہ رکھا اور قبر اس راجہ کی اس شہر میں ابتک زیارت گاہ خاص
عام ہے اور تاریخ فضلی میں بھی یہ قصہ اس طرح پر مذکور ہے اور بعض پادری صاحب اعتراض یعنی
سوال کرتے ہیں شق القمر کے معجزے کی بابت عرب کے گرد نواح کے نجومیوں یعنی فارس و ہند
اور شام کے رہنے والوں نے کسواسطے کچھ نہیں لکھا اور لکھا ہے تو انکی کتاب کا کیا نام ہے اور کس
زمانہ میں لکھا اور انکی کتابیں کہاں ہیں **جواب** کتاب یوشع کے باب ۱۰ میں ورس ۱۲ سے
۱۳ تک جو معجزہ حضرت یوشع کا بابت ٹھہر رکھنے سورج کے لکھا ہے کہ آفتاب وسط آسمان میں
ٹھہر رہا اور تمام دن مغرب کی طرف مائل نہوا ۔ حالانکہ یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ سورج
بقدر ۱۲ گھنٹہ کے آسمان کے بیچوں بیچ ٹھہرا رہا ہوگا اور وہ دن برابر دو دن کے ہوا ہوگا اور
رات ان لوگوں کی کہ جنکے ملک میں اوسوقت رات تھی برابر دو رات کے ہوئی ہوگی یعنی حادثہ
عظیم جس طرح کہ واقع ہوا ہے ضرور ہے کہ تمام عالم کو اسکی خبر ہوئی ہوگی حالانکہ کسی نے گرد نواح شام کے
نجومیوں میں سے اس قصہ کو نہیں لکھا اور کس لیے کتب ہنود اور مجوس اور چینیاں میں یہ قصہ درج
نہیں ہوا اور نیز شعیا کی باب ۳۸ ورس ۸ میں معجزہ حضرت اشعیاؑ کا لکھا ہے کہ انہوں نے سورج کو
دس درجہ پیچھے ہٹایا حالانکہ پھرنا سورج کا دن میں بقدر ۱۰ درجے ظاہر تر ہے شق القمر سے جو رات میں ایک
ساعت کیواسطے ہوا تھا پس کسلیے بجز کتاب اشعیا نبی کے تواریخ ہنود و پارسیوں و چینیوں میں کہیں نہیں

ہوا پھر انجیل لوکا کی باب ۲۳ ورس ۴۴ میں صلیب کے ذکر میں لکھا ہے چھٹے گھنٹے کے قریب تھا کہ ساری زمین پہ
اندھیرا چھا گیا اور نویں گھنٹہ تک رہا اور سورج سیاہ ہو گیا انتہی ۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کس لئے یہ قصہ
کتب یہود میں جو ہم مسکن حضرت مسیح کے تھے اور دوسرے مذہب والوں کی کتابوں میں درج نہیں ہوا
پس اگر بباعث نہ مندرج ہونے شق القمر کے دوسرے مذہب والوں کی کتب تواریخ میں اس معجزہ پر کذب
لازم آئے تو معجزات مذکور بالا پر بطریق اولےٰ کذب لازم آویگا کیونکہ ظاہر ہے کہ شق القمر رات کیوقت
واسطے دکھانے منکران قیامت کے چند لمحہ کے لئے ہوا تھا اور اکثر لوگوں کی عادت ہو رہی ہے کہ راتکو
اپنے اپنے مکانوں میں سو رہتے ہیں اور ہر وقت ہر ایک کی نظر چاند کیطرف نہیں ہوتی جو اسکے کل حالات
سے خبردار ہوں اور فن ہیئت کے رو سے اکثر جگہ اسوقت چاند آسمان کے کناروں میں ہوگا اور کئی جگہ
نیچے ابر اور برق کے بخلاف وقائع مذکورہ بالا کے جو دن بھر قائم رہے ہیں خصوصاً پہلا معجزہ جو برابر
۱۲ ساعت آسمان کے وسط میں سورج ٹھہرا رہا ضرور ہے کہ تمام جہان اس پر مطلع ہوا ہو کیونکہ
جن لوگوں کیطرف اسوقت دن تھا انہوں نے تو بباعث دو چند ہونے دن کے اور جنکی طرف رات
تھی انہوں نے بسبب دو چند ہونے رات کے معلوم کر لیا ہوگا اور کمال بیشرمی کی بات ہے جو عیسائی
لوگ معجزہ شق القمر کے بابت ایسے قیل و قال کر کے اسکی تصدیق مخالفوں کی کتابوں سے طلب
کرتے ہیں اور معجزات مندرجہ اپنی کتابوں پر ہرگز ایسے اعتراض نہیں کرتے معجزہ چہارم معجزات عظیمہ سے
پانی کا انگلیوں مبارک سے جاری ہوتا ہے مثل چشموں کے چند دفعہ بطور اعجاز جاری ہوا اور
ہزاروں مخلوق ذی العز و الجلال نے اس سے دلکو تازہ کیا اور از سر نو زندگی پائی اور یہ معجزہ اکثری
چونکہ کرات و مرات مقامات مختلفہ اور ازمنہ متعددہ میں جماعت کثیرہ کے سامنے واقع ہوا اور
ایک جماعت سے روایت ہے اس سبب قریب متواتر کے ہے غزوہ تبوک میں جسکو بسبب
شدت تکالیف غزوہ العسرہ بھی بولتے ہیں یہ معجزہ اصابع ساقی حوض کوثر سے ظاہر ہوا انس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کو اس غزوہ میں جب پیاس کی تکلیف بہت ہوئی
تو خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم پیاسے مرتے ہیں اور اونٹ بھی
ہمارے پیاس کے مارے جاں بلب ہیں شعر ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات +
رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی + آپنے فریادرسی کی اور فرمایا کہ اگر تم پاس کچھ پانی ہو تو مجھے لاؤ

تاکہ نظر بد نہ لگے اور کہیں گمان اور میرے ساتھ کوئی احمق نہ کرے پس ایک شخص ایک پرانی مشک میں
سے تھوڑا سا پانی پیالے میں لے آیا پس آپنے ہتھیلی مبارک اوس پانی میں رکھی انس رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ مینے بچشم خود دیکھا کہ انگلیوں مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چشمے جاری ہوگئے پس
ہمنے بھی پیا اور اونٹوں اور جانوروں کو بھی پلایا اور باقی مشکوں میں بھر لیا اور نیز انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ بالتحقیق مینے دیکھا ہے کہ ایک روز نماز عصر کا وقت آیا اور لوگوں کو
پانی نہ ملا اور آپ کے وضو کے لیے پانی لائے آپنے اپنا ہاتھ مبارک اوس پانی میں رکھا اور حکم کیا
کہ وضو کرو پس مینے دیکھا کہ پانی آپکی انگلیوں میں سے نکلتا تھا پس سب قوم نے وضو کرلیا
اور کوئی باقی نہ رہا انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت کے بعد کسی نے سوال کیا کہ تم
کس قدر آدمی تھے کہا تین سو آدمی ہونگے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز
قبا میں تشریف لائے اور ایک شخص ایک چھوٹا سا پیالہ لے آیا آپنے اسمیں پنجہ مبارک رکھنا چاہا
مگر پیالہ کے چھوٹا ہونے کیوجہ سے پیالہ میں نہ آسکا پس آپنے چاروں انگلیں مبارک اوسمیں
رکھیں پس آپکی انگلیوں مبارک سے پانی جاری ہوا اور صحیحین میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حدیبیہ کے دن ہم پیاسے ہوکر گرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع ہوئے اور آپکے پاس کچھ
تھوڑا سا پانی تھا پس آپنے ارشاد فرمایا کہ تم میرے پاس کس لئے جمع ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ
صلعم پانی نہ وضو کو ہے اور نہ پینے کو مگر یہ جو آپ کے پاس ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنا پنجہ مبارک اوسمیں رکھا پس آپکی انگلیوں سے پانی مانند چشمے کے جوش مارنے لگا پس ہم سب نے
پیا اور وضو کیا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم کتنے آدمی تھے کہا اگر لاکھ ہوتے تب بھی کافی ہوتا ہم
پندرہ سو آدمی تھے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ بواط میں چند قطرے ایک مشک
میں پانی ملا پس آپنے اسکو ایک پیالہ میں نچوڑ کر اپنی انگلیاں مبارک پھیلا کر اسمیں رکھیں پس آپکی
انگلیوں مبارک کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا پس آپنے حکم کیا کہ پانی پیو پس لوگوں نے پیا
اور سیراب ہوئے اور اس معجزہ عظیمہ کا ذکر غزل الغزلات میں ہے باب ۵ درس ۱۲ میری بوا میری
زوجہ ایک مقفل باغیچہ ہے بند کیا ہوا ایک سوتا ہے اور سربمہر ایک چشمہ ہے **ف** باعتبار رسالت خطاب
خاتم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپ مقفل باغچہ تھے کہ مہر نبوت آپکی تھی اور خوشبوئیں جسم مبارک سے

آپکے آتی تھیں اور آپ بیدار کئے ہوئے سوتے اور سرِ مہر چشمہ تھے کہ آپکے جسم مبارک سے پانیکے چشمے
بطریق انگلیوں مبارک کے مقامات مختلفہ میں جاری ہوگئے اور بیان اسکا ہو چکا ہے معجزۂ پنجم
معراج شریف ہے جو قبل اس حیثیت سے تمام رسل و انبیا علیٰ نبینا و علیہم السلام میں کوئی اس قدر
منزلات کے ساتھ فخر نہیں ہوا اور نہ بعد آپ کے ہو اور معراج سید المرسلین اس جسم کے ساتھ ہوئی
اور تمام آسمانوں اور عرش بریں اور دوزخ و جنت کی سیر کی اور قرب مالک ذو الجلال کا اسکو اسقدر ہوا
کہ کسی کو نہیں ہوا یہانتک کہ دیدار الٰہی میں بھی اگر بفرض کسیکو کلام رہا تو رہا ورنہ کل مدراج قرب طے ہو چکے
اور دیدار بھی اکثر علما کے نزدیک ہوا اور یہ قصہ معراج احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا یقینی اور متواتر ہے
قرآن شریف میں بھی مذکور ہے اور احادیث کثیرہ میں مروی ہے اور اس معجزۂ عظیمہ کا ذکر سیدنا داؤد کی
زبور میں ہے اور زبور کا نام بشارت معراجیہ ہوا زبور ۴۷ درس ۴ وہ ہمارے لئے پسند کرتا
یعقوب کا فخر جسے وہ چاہتا ہے (۵) خدا خوشی سے للکارتے ہوئے اوپر چڑھا ہاں خداوند نرسنگے کی آواز
کے ساتھ (۶) گیت گاکے ستایش کرو ہمارے بادشاہ کی ستایش کے گیت گاؤ (۷) خدا سارے جہان کا بادشاہ
ہے سوچ سمجھ کے اسکی ستایش کے گیت گاؤ (۸) خدا قوموں پر بادشاہت کرتا ہے خدا اپنے مقدس
تخت پر بیٹھا ہے قوموں کے امرا ابراہام کے خدا کے لوگوں کے ساتھ ملکے جمع ہوئے ہیں کیونکہ جہان کی
سپریں خدا کی ہیں وہ نہایت بلند ہیں اب معلوم کرنا چاہیے کہ نصرانیوں میں اور ہم میں اس بات کا اتفاق
ہے کہ داؤد علیہ السلام اس باب میں کسی کی بشارت دیتے ہیں اور اسکی اطاعت کا حکم فرماتے ہیں۔
مابہ النزاع یہ بات ہے کہ آیا یہ بشارت خاتم النبیین صاحب قوسین او ادنیٰ کی ہے یا حضرت مسیح علیہ السلام
کی ہے جنکی شان میں بل رفعہ اللہ فرقان حمید میں وارد ہوا۔ اور وہم ستوہیں کو دور کیا ہے ہم اول کا
اعتقاد رکھتے ہیں اور نصرانی دوسری بات کا زبان سے اقرار کرتے ہیں ہمارے پاس تو اپنے دعوی کے
ثبوت میں اس مقام تک سے اتنی حجتیں ہیں **حجت اول** درس (۵) ہے خدا خوشی سے للکارتے
ہوئے اوپر چڑھا اس درس میں خدا کی طرف چڑھنے کو نسبت کیا جو خوشی کے ساتھ ہوا اور خدائے جلشانہ
چڑھنے اور اترنے سے بری یعنی پاک ہے پس خدا اپنے معنی حقیقی پر نہ رہا بلکہ اور معنی پر محمول ہوا اور
محمول اسکا ہمارے نزدیک بمعنی صاحب ہے اور کوئی عمدہ نظر نہیں آتا اس لئے کہ خدا بمعنی صاحب
آتا ہے اور صاحب لقب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کلام پاک میں فرمایا وَمَا

صاحبکم بمجنون اور نہیں صاحب تمہارا دیوانہ اور صاحب اس آیت کریمہ میں لقب صاحبنا محمد رسول
اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ ہی خوشی کے ساتھ للکارتے ہوئے اوپر چڑھے یعنی چڑھنے کیوقت آپنے خطبہ
پڑھا اور اُس خطبہ میں آپنے اپنے فضایل مختصر بیان فرمائے اور تمام انبیا کرام علے نبینا وعلیہم السلام نے
آپکی بزرگی تسلیم کی اور آپکے ساتھ اقتدا کی اور مسیح علیہ السلام کا نہ لقب صاحب ہے اور نہ آپ خوشی کی ساتھ
للکارتے ہوئے اوپر چڑھے تمہارے نزدیک مصلوب ہونیکے بعد پھر زندہ ہوکر اُٹھائے گئے اور بالتحقیق اور نیز
ہمارے نزدیک قبل صلیب اللہ پاک نے آپکو اُٹھا لیا لیکن اعدا کی شر سے بچانیکے لئے نہ خوشی کیواسطے اور سیر کے
واسطے حجت دوم ہاں خداوند تری کی آواز کے ساتھ اس جملہ میں لفظ خدا کی تفسیر فرا وے کہ یعنی مستعار
نہیں ہے بلکہ یعنی خداوند ہے یعنی صاحب اور جملہ تری کی آواز کے ساتھ صیت صاحب صور اسرافیل علی نبینا وعلیہ السلام
کیطرف اشارہ ہے اور آپ خاتمہ پر اسرافیل اسوقت تھے اور سیدنا مسیح علیہ السلام ساتھ حضرت اسرافیل علیہ السلام تھے حجت سوم تو ہوا مراد ابراہیم خلیل اللہ کی
ساتھ ملکے جمع ہوئے ہیں بیبل میں یہ قاعدہ ہے کہ منصب اولاد یعقوب علیہ السلام کا جس جگہ بیان
کرنا منظور ہوتا ہے نام اسرائیل علیہ السلام کا لیتے ہیں اور جہاں کہیں منزلت آل ذبیح اللہ علیہ السلام کا
بیان منظور ہوتا ہے تو وہاں نام ابراہیم علیہ السلام لیتے ہیں اور یہ قاعدہ بیبل میں غالبًا شاید کہیں منقوص ہو
تو ورنہ کلیہ ہے اور اسی قاعدہ مسطورہ پر یہاں ابراہیم کا نام لیا تاکہ معلوم ہو کہ یہ بیان آل ذبیح اللہ ہے
نہ آل اسرائیل اور آل ذبیح اللہ سے ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کو تشریف لے گئے پس اسلئے
یہ آپکا ہی ذکر ہوا اور تمام قوموں میں بنی اسرائیل وغیرہ کے امرا اور غربا آپکے ساتھ جمع ہوئے کہ شریعت
واحدہ سبکے واسطے قرار پائی اور کوئی اس شریعت سے علیحدہ رہکر دار رضا میں داخل نہیں ہو سکتا
ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم اور یہ بات کہ ذکر معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صحف انبیا میں ہے اقوال علما متقدمین اہل کتاب سے بھی ثابت ہے واقدی میں ہے کہ ربیعہ
رضی اللہ عنہ سے ایک بڑے پادری نے کہا کہ ہمارے علم سے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالی پیدا کریگا
حجاز میں ایک نبی عربی قریشی ہاشمی اور لیجائے گا اللہ تعالی اسکو آسمان پر معجزہ ششم یہ ہے کہ کفار
مکہ کے سردار وں میں سے بارہ شخصوں نے تیاری جنگ بدر کیواسطے لشکر کو طعام دینا شروع کیا چنانچہ
ہر ایک ان میں سے دس دس اونٹ ہر روز ذبح کرتا تھا خدا تعالے نے اس آیت میں جو سورہ
انفال میں درج ہے انکو مغلوبیت کی خبر دی ان الذين كفروا ينفقون اموالهم ليصدوا عن

حجت دوم

حجت سوم

معجزہ ششم

سبیل اللہ فسینفقونہا ثم تکون علیہم حسرۃ ثم یغلبون ۵

(ترجمہ) یعنی کافر خرچ کرتے ہیں مال اپنا تو کہ بند کریں لوگوں کو خدا کی راہ سے پس شتابی خرچ کرینگے اسکو پھر ہوگا
انپر افسوس پھر شکست دی جاینگی پس مطابق اسکے ایسا واقع ہوا کہ وہ جنگ بدر میں سب کے سب مغلوب اور مقتول

معجزہ ہفتم

ہوئے معجزہ ہفتم جو سورہ نحل کے اس آیت میں ہے والذین ھاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنھم
فی الدنیا حسنۃ (ترجمہ) خبر دیں کہ جن لوگوں نے وطن چھوڑا خدا کی راہ میں بعد اسکے کہ ظلم کئے گئے البتہ
انکو جگہ دینگے ہم انکو دنیا میں سو مطابق اسکے ایسا ہی ہوا کہ خدائے تعالے نے تھوڑے ہی دنوں میں بعد نزول
اس آیت کے اپنے وعدہ کو وفا فرما کر مہاجرین کو مدینہ منورہ میں رہنے کیواسطے جگہ دی ہکذا فی البیضاوی

معجزہ ہشتم

والمدارک معجزہ ہشتم یہ ہے کہ خدائے تعالے نے مکہ معظمہ میں جناب پیغمبر خدا کو خبر دی تھی کہ عنقریب لشکر قریش کا
جنگ بدر میں مقتول اور مغلوب ہوگا چنانچہ وہ خبر سورہ ص کے اس آیت میں مذکور ہے قولہ تعالی
جند ما ھنالک مھزوم من الاحزاب (ترجمہ) یعنی لشکر ہیں اس جگہ یعنی بدر میں شکست دی ہوئی لشکروں سے
سو مطابق اسکے ایسا ہی واقع ہوا کہ انہیں سے کوئی اندھا ہوا اور کوئی کوڑہا اور کسی کے بدن میں

معجزہ نہم

پیپ پڑی اور پھر انکو دو بارہ جان کندنی اور قبر کا عذاب ہوا ہکذا فی البیضاوی و موضح القرآن معجزہ نہم
یہ ہے کہ مدارک اور جلالین میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے بعد فتح مکہ کے اصحاب کو خبر دی کہ فارس اور یمن
اور روم کی سلطنت تمکو ملیگی منافقوں نے تعجب سے کہا کہ کہاں سے امت محمد کو یہ ملک ملیگا خدا تعالے نے اس آیت میں
جو سورہ آل عمران میں ہے آنحضرت صلعم کے قول کی تائید فرمائی قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک
من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء

(ترجمہ) یعنے کہہ تو اے محمد اے مالک ملک کے دیتا ہے تو ملک جسکو چاہے اور چھین لیتا ہے ملک جس سے چاہے
اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے جسکو چاہے سو مطابق اسکے ایسا ہی واقع ہوا کہ ملک یمن
تو آنحضرت صلعم کی حیات میں ہی آپکے قبضہ میں آگیا تہا اور ملک شام اور فارس حضرت ابوبکر کے عہد میں

معجزہ دہم

مسلمانوں کے قبضہ میں آیا حضرت عمر کے عہد میں کل ملک یمن اور کل ملک شام اور کل ملک فارس پر اہل اسلام کا
قبضہ ہوگیا معجزہ دہم یہ ہے سورہ قلم میں جو یہ ہے قولہ تعالے سنسمہ علی الخرطوم (ترجمہ)

معجزہ یازدہم

خبر دی کہ شتابی ولید بن مغیرہ کی ناک کو ہم داغدار کرینگے چنانچہ مطابق اسکے ایسا ہی واقع ہوا کہ جنگ بدر میں اسکا
ناک تلوار سے زخمی ہوا اور تا حیات وہ نشان باقی رہا ہکذا فی الجلالین معجزہ یازدہم یہ ہے جو سورہ

ج میں ہے قولہ تعالےٰ لہ فی الدنیا خزی (ترجمہ) خبر دی کہ نضیر بن حارث کیلیے دنیا میں رسوائی ہے
مطابق اسکے ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگ بدر میں بڑی ذلت سے مقتول ہوکر داخل جہنم ہوا کذا فی المدارک معجزہ
دوازدہم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے اسبات کا معارضہ کیا کہ اگر تم قرآن شریف کو کلام الٰہی
نہیں مانتے تو ایک چھوٹی سی سورت مثل اسکی بنا لاؤ اور وہ نہ بنا سکے حالانکہ قرآن شریف کلام عربی تہا
اور وہ خود بھی عربی اور فصاحت و بلاغت میں بیعدیل تھے اور فی البدیہہ قصیدہ طویل و نثر مسجع بےتکلف
کہہ لیا کرتے تعریف معجزہ اور معجزہ اسکو کہتے ہیں کہ پیغمبر کوئی ایسا کام خارق عادت ظاہر کرے کہ سب لوگ اسکے لانے سے
معارضہ کرنیوالے عاجز ہو جاویں اگرچہ وہ کام اس قسم سے ہو کہ بشر اسکے لانیکا امکان رکھتا ہو مگر بوجہ رسوخ
ہونے اس کام کے از قسم مقدورات بشر اور عاجز ہو جانا اسکے لانے سے معارضہ والونکا نہایت کامل معجزہ ہے
اور اس معجزہ کا ذکر سورہ بقر اور بنی اسرائیل وغیرہ میں ہوا ہے چنانچہ آیت فأتوا بسورة من مثله یعنی لاؤ
ایک چھوٹی سی سورت مثل اسکی اور آیت قل لئن اجتمعت الانس والجن على ان يأتوا بمثل هذا
القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا ۰ (ترجمہ) یعنی اگر ہوویں
آدمی اور جن اسبات کے لیے کہ لاویں مانند اسکے یعنی قرآن کی نہ لا سکینگے مانند اسکے اگرچہ ہووےیں بعضے انکے
بعضوں کے لئے مددگار اور آیت فان لم تفعلوا ولن تفعلوا (ترجمہ) پس اگر نہ کروگے تم اور ہرگز نہ کروگے تم
دلالت اوپر نہایت وقوع تحدی کی کرتی ہیں اور نیز یہ کہ کسی نے مخالف اور موافق سے کچھ بھی معارضہ
ہم عصر کا نقل نہیں کیا اس سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ قرآن کے مقابلہ سے بالکل عاجز ہو گئے تھے اور نہ آج تک
کوئی مثل قرآن کے کچھ تھوڑا سا بھی بنا سکا ہے یہ معجزہ آنحضرت صلعم کا ایسا ہے کہ کسی پیغمبر سے ایسا ظاہر
نہیں ہوا کیونکہ انکے سب معجزات موقتی تھے اور آنحضرت کا یہ معجزہ دایمی ہے جو بفضل الٰہی قیامت تک
قایم رہیگا اور وہ جو بعضے عیسائی بقصد تردید اس معجزہ کے کہتے ہیں اور بھی کتابیں ایسی ہیں جو انکی
مثل اور کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی مثل شاہنامہ فردوسی وغیرہ حالانکہ وہ معجزہ نہیں گنے جاتیں
معلوم کرنا چاہیے کہ یہ اعتراض محض جہالت اور ناواقفی حقیقت معجزہ پر دلالت کرتا ہے کیونکہ قرآن
شریف کا معجزہ ہونا اس جہت سے ہے کہ آنحضرت صلعم نے ساتھ اسکے تحدی کی ہے اور کفار وغیرہ لوگ جو
ہر وقت طغیانی اور حسد ہی میں مصروف رہتے تھے اسکے مقابلہ سے عاجز ہو گئے یہ بات کتب مذکورہ بالا
میں کہاں پائی جاتی ہے اور کس نے بدعوت نبوت یہہ کہا ہے کہ میری اس کتاب جیسی کوئی کتاب نہ بنا سکے گا

معجزہ دوازدہم
تعریف معجزہ

اور پھر اسکے مقابلہ سے دوسرے شاعر عاجز ہو گئے ہوں اور محض عدیم النظیر ہونا ان کتب کا معجزہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تسلیم نہ کیا جاوے کہ وہ کتابیں بے نظیر ہیں اور معلوم کرنا اسبات کا کہ فلانی کتاب عدیم النظیر ہے بدوں ملکہ کاملہ کے جو شناخت بلیغ اور ابلغ میں رکھتا ہو اور بیجز اتفاق جم غفیر بلکہ سب اہل بلاغت کی جو اس امر پر متفق ہوں بالکل محال اور نہایت مشکل ہے پس محض عدیم النظیر ہونا کتب قرار دادہ عیسائیوں کا ہرگز لائق تسلیم کے نہیں علاوہ اسکے بے نظیر ہونا شاہنامہ فردوسی کا تو محض غلط ہے کیونکہ میرزا محمد متخلص باشوب کی تورانی کتاب صولت فاروقی بہت بہتر شاہنامہ سے تصنیف کی ہے بلکہ فردوسی پر اعتراض کر کے کہتا ہے ؎ بالفاظ سست و بے مجنت و کلفت بلا لازم شدت نظم شاہنامہ گفت معجزہ سیوم ایک معجزہ پھینکنا کنکر اور مٹی کا ہے جو سورہ انفال میں مذکور ہے قولہ تعالی۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی (ترجمہ) یعنی نہیں پھینکی تھی تو نے خاک جسوقت کہ پھینکی تھی لیکن اللہ نے پھینکی تھی صورت اس واقعہ کی یہ ہے کہ جنگ بدر میں جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا اور لڑائی شروع ہوئی تو کفار نے دفعۃً حملہ کیا اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی کنکر اور مٹی سے لیکر کفار کیطرف پھینک ماری اور فرمایا کہ شاہت الوجوہ یعنی بُری ہو گئے سو نہہ تمہارے پس وہ خاک سب مشرکوں کی آنکھوں میں پہنچی اور جہاں اونکی آنکھوں میں سیاہ ہو گیا اور سب بھاگ گئے اور میدان جنگ مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور یہ معجزہ جنگ حنین میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوا ہے

فصل دوم اثبات نبوۃ نبی آخر الزمان میں صلی اللہ علیہ وسلم بحسب بعض بشارات

عقیدہ علماء مسیحی معلوم کرنا چاہیئے کہ علماء مسیحی دعوی کرتے ہیں کہ نبوت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت نہیں ہے **عقیدہ علماء اہل اسلام** واضح ہو کہ اہل اسلام ثابت کرتے ہیں کہ جیسے نبوت نبی آخر الزمان صلعم کی ثابت ہے اس ثبوت اور طرق متعددہ سے ہے کسو نبی کی ثابت نہیں اب مجھے تشخیص اس امر کی ضرور ہے کہ آیا انکار علماء مسیحی موجب تشکیک ہے یا نہیں میرے نزدیک انکار علماء مسیحی باعث تشکیک فی النبوت نہیں اسواسطے کہ تطرق نبوت یا معجزہ سے ہے یا بشارت نبی سابق کی نبی لاحق کو امر اول یعنی معجزات بدرجہ تواتر پہنچے جیسا کہ فصل اول میں بخوبی طرح بیان ہوا اور حال بشارات کا یہ ہے کہ باوصف تحریف کثیر اور عناد اہل کتاب کے بیبل میں بشارات کثیرہ ابھی تک موجود ہیں گو بعضے اب بھی تحریف کی جاتی ہیں اور بعض مسیح

علی نبینا وعلیہ السلام پر چسپاں کی جاتی ہیں اور بعض کو بشارت بتاتے نہیں ہیں اگرچہ صریحاً ہیں بحق
مسیح علیہ السلام بشارت ہوا ور نہ بحق نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے پہلے قصداً وعمداً حال کہ جو
ہیں علامتیں سابقین کو معلوم تھیں خاک باہم بیاد رفتہ باشد تعیین فرق ہو گئے یا وصف مقدر
عناد کے کہ اکثر بشارات مصرحہ باسم مبارک کتب عہد عتیق سے نکال ڈالیں جیسا کہ مذکور ہوا
اقرار نبوۃ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا اور جو بشارات کہ بالفعل عہد عتیق میں باقی رہے ہیں
انہیں بحق نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کیا لیکن عناد وگمراہی سے اسمیں یہ رخنہ ڈالا کہ خاص
عرب کے مبعوث ہیں نہ جمیع مابین المشرق والمغرب پر جیسا کہ یہودیوں سے علماء فرقہ عیسویہ اعتقاد
رکھتے ہیں اور علماء مسیحی جن بعض بشارات کو غصباً مسیح کے حق میں بتاتے ہیں اور خواہی نخواہی
احتمال لڑاتے ہیں وہ صاف وصریح بیترین موجود خاص نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
کے تعیین کرتے ہیں چنانچہ تفصیل اسکی کتب متقدمین اہل اسلام میں موجود ہے [illegible] اور کتاب
استفسار میں بھی بعض بشارات مع وجہ دلالت علی التعیین مذکور اور مسطور ہیں [illegible] بعض
ان بشارات کی طرف میں اشارہ کر دونگا اور کتب عہد جدید میں بھی باوصف [illegible] بعض
بشارات بحق نبی آخر الزمان صلعم موجود ہیں کہ وہ بسبب ناواقفی مسیحیوں کے [illegible] و صاف
نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے ابھی تک حذف سے محفوظ ہیں جس طرح کتب عہد عتیق میں
یہود کی ناواقفیت سے بچ رہی ہیں اور علماء یہود و مسیحی نے بعد قبول اسلام کے اس
قسم کے بہت بجید لکھے ہیں سب کی تفصیل خالی از تطویل نہیں اور واضح رہے کہ بموجب
تصریح کتب عہد عتیق کی علامت نبی صادق یہ ہے کہ اسکی پیشین گوئی پوری ہو کیونکہ ثبوت
سچائی اور سچی نبی کاذب کی شناخت یہ ہے کہ اسکی بات پوری نہ ہو دیکھو سفر خامس تورت
کے اٹھارہویں باب میں بھی لکھا ہے اور ظاہر اور باہر و ثابت متحقق ہے کہ ہزار ہا پیشین گوئیوں
میں سے ایک بھی پیشین گوئی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی آج تک خلاف فرمانے کے
واقع نہ ہوئی اب ثبوت نبوت میں کیا شک رہا۔ اب میں چند بشارتیں کتاب براہین احمدیہ
فی اثبات الرسالۃ المحمدیہ سے نقل کر کے واسطے فائدہ عام و خاص کے بیان کرتا ہوں وھو ہذا۔ بیان
نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سند اول کتاب اظہار الحق میں ہے سیل صاحب نے مقدمہ

ترجمہ لامام اللہ شنراچیہ میں انجیل برنابا س سے یہ بشارت نقل کی اور یہ بشارت حضرت مسیح نے
برنابا س سے دی ہے اور عبارت اسکی یہ ہے (اے برنابا یہ جان لے کہ گناہ اگرچہ چھوٹا ہو اور صغیرہ ہو
مگر اللہ اسپر بھی سزا دیتا ہے کہ وہ گناہ سے راضی نہیں ہے اور چونکہ میری ماں اور میرے شاگردوں نے
دنیا کے سبب خطائی ان سے غصہ ہوا اور بمقتضائے عدل و انصاف کے یہ ارادہ کیا کہ اس عقیدہ
ناپسندیدہ کی کچھ سزا دیجائے تاکہ عذاب دوزخ سے اونکو نجات ہو اور وہاں کی تکلیف میں نہ پڑیں
اور میں اگرچہ میں تو یقیناً بری تھا مگر بعض لوگوں نے چونکہ مجھکو کہا کہ میں اللہ ہوں یا اللہ کا
بیٹا اللہ نے اس قول کا برا جانا اور مقتضائے اسکے عدل کا یہ ہوا کہ قیامت کے شیاطین
میرے اوپر نہ ہنسیں اور میرا ٹھٹا نہ کریں پس بمقتضائے اپنے رحمت کے اوس نے مستحسن سمجھا
کہ ہنسی دنیا میں ہو اسکی موت سے ہوئی کہ گمان کرے ہر شخص کہ میں سولی دیا گیا ہوں مگر
یہ ذلت اور ٹھٹھا باقی رہیگا تاکہ آئے محمد رسول اللہ کے بعد آنے اونکے سب لوگوں کو اس غلطی
سے آگاہی ہوگی اور یہ شبہ لوگوں کے دلوں میں سے اٹھ جائیگا انتہی اور اسمیں آنحضرت صلعم کا
نام مبارک محمد رسول اللہ موجود ہے و هو المطلوب اور یہ بہت بڑی بشارت ہے اگرچہ نصرانی
اسپر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے پادریان سلف نے اس انجیل کو رد کیا مگر میں کہتا ہوں کہ
تمہارے پادریوں کے رد و قبول کا کیا اعتبار ہے اور پہلے باب میں بیان اسکا ایسا ہو لیا کہ
اس سے زیادہ متصور نہیں ۔ اور یہ انجیل اناجیل قدیمہ سے ہے اور دوسری تیسری قرن کی
کتابوں میں اسکا ذکر موجود ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب محمد رسول اللہ صلعم کی پیدائش سے
دو سو برس پہلے لکھی گئی ہے اور بغیر الہام کے دو سو برس پہلے کون ایسی خبر صحیح دے سکتا ہے
پس ضرور یہ مسیح علیہ السلام کا ہی قول ہے اور اگر یہ دعوی کریں کہ اہل اسلام نے اس کتاب میں
تحریف کردی پس جواب اسکا یہ ہے کہ یہ شبہ مجنونانہ ہے اور دیوانوں کی سی بات اس لئے کہ
مسلمانوں نے ان اناجیل اربعہ کی طرف تو توجہ کی ہی نہیں اور برنابہ کی انجیل سے جو اس
پادری سیل صاحب کو بمشکل ایک بڑے کتب خانہ سے دستیاب ہوئی کہاں انکا ربط ہوتا
اور اگر تحریف بھی ہوتی تو یہ بشارت ایک دو نسخوں میں ملتی سارے عالم کے نسخوں میں
کس طرح درج ہو جاتی ۔ دوسرے یہ کہ نصرانی کہتے ہیں کہ علماء اہل کتاب جو مسلمان ہوئے

انہوں نے عہدین سے بشارات محمدیہ نقل کیں اور او نہیں تحریف کی پس انکے زعم کے موافق
میں کہتا ہوں ان علماء کبار نے عہدین کی بشارات محمدیہ میں تحریف کی اور اپنی طرف سے بنا کر
لکھدیں اور پھر بھی تمام عالم کے نسخوں میں انکی تحریف نے اثر نکیا اسلئے کہ تمہارے قول کے موافق
بیبل میں کوئی بشارت احمدی نہیں ہے پس کیسے اثر کر گئے تحریف بعض مسلمانوں کے نسخوں
انجیل برنابہ میں جو نصرانیوں کے پاس موجود ہیں بس یہ احتمال وھن من نسج العنکبوت ہے اور
نہایت ہٹ دھرمی ہے تنبیہ یہ خبر ہمنے پہلے اعجاز عیسوی میں ترجمہ مطبوعہ ۱۸۴۴ء سے نقل کی تھی
اور اعجاز عیسوی ۱۲۷۰ھ ہجری صلعم میں درج ہوکر اقطار ہند میں مشتہر ہوئی اور ترجمے اور کتابیں
نصرانیوں کے بہ نسبت پہلے کے دوسرے چھاپہ میں متغیر ہو جاتی ہیں اور ہر قسم کی تحریف کو
مثل تبدیل و زیادتی وغیرہ دوسرے چھاپہ میں دخل دیا جاتا ہے اسلئے کہ ازاد محض ہیں اور
پولوس نے فتوی محض آزادی کا عطا فرما دیا ہے اور میں مقدمہ کتاب ہذا میں اس امر سے
خبردار کرچکا ہوں پس اگر کوئی شخص اس بشارت کو بعض تراجم میں جو کسی اور سنہ کی چھپے ہوئی
ہوں نپاوے تو تردد اور شک میں نپڑے اور میرے ساتھ اپنا ظن صالح رکھے اور اس سنہ کے
نسخے کو تلاش کرے کہ انشاء اللہ کبھی اس نقل ؂ میں سرمو تفاوت نپاویگا تا مگر اگر وہ نسخہ جو عند الناظر
موجود ہے چھپا ہوا سنہ مذکور کے بعد کا ہو اسلئے کہ پادریان پروٹسٹنٹ اگر دوسرے چھاپہ میں
ترجمہ مذکورہ سے ساقط کریں تو کچھ عجب نہیں بلکہ یہ تو انکی مثل امر طبعی کی ہے۔ انتہی ۔ فائدہ
واضح ہو کہ عقیدہ غیر لائقہ سے عقیدہ تثلیث فی التوحید والتوحید فی التثلیث مراد نہیں ہے
اسلئے کہ اس قسم کے گناہ کو بعض الناس کیطرف نسبت کیا ہے نہ اپنی والدہ ماجدہ صدیقہ مکرمہ
مطہرہ رضی اللہ عنہا کیطرف اور نیز عقیدہ مذکورہ اسکے معتقدین کے اعتقاد کے موافق فرض عین
ہے نہ قابل ایصال جحیم بلکہ شاید وہ امور مراد ہوں جو مرتبہ صدیقیت کے خلاف ہوں مثلاً مسیحت
یہ گمان ہوا ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت ظاہری بھی ابھی ہوگی اور حواری بعد رفع
مسیح علیہ السلام کے منتظر خلافت ظاہری تھے اور سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابھی
نزول فرمائیں گے اور ہم یقیناً تختوں پر وارد ہوں گے اور بطرس نے اس غلطی سے انہیں آگاہ کیا
اور بشارت مثلیہ سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کی ذکر کی اور بیان کیا کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم مبعوث ہوں گے مسیح علیہ السلام نزول فرمائینگے اور تیسرے باب میں کتاب اعمال یوحنا کے یہ قصہ مذکور ہے اور حیلۂ دنیا کے سبب اس طرف مشیر ہے **دوسری سند** کتاب غزل الغزلات کے پانچویں باب میں ہے اور وہ بالکل محمد ہے یعنی تعریف کیا گیا ہے یعنی اور نام بھی آپ کا محمدؐ ہے اور چوتھے باب میں ہے اے میرے پیارے تو سراسر جمال ہے تجھمیں کوئی عیب نہیں ہے اور یہ بھی ترجمہ نام پاک محمدؐ کا ہے جو المطلوب **تیسری سند** صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۵۲ ورس ۱۳ دیکھو میرا بندہ اقبالمند ہوگا وہ بالا اور ستودہ ہوگا ورس ۱۵۔ اسی طرح وہ بہت سے قوموں پر چھڑکیگا اور بادشاہ اس کے آگے اپنا منہ بند کرینگے کیونکہ وہ کچھ دیکھیں گے جو ان سے کہا گیا نہ تھا اور جو کچھ انہوں نے نہ سنا تھا دریافت کریں گے انتہی یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور عبدہ و رسولہ آپ کی نسبت کلمہ میں پڑھتے ہیں اور عبداللہ آپ کا لقب ہے اور آپکی والد ماجد کا نام ہے اور اقبالمندی آپکی ظاہر ہے اور قد مبارک آپ کا میانہ تھا اور بلند تھا اور آپ ستودہ تھے تمام اوصاف و اخلاق و عادات و افعال و حرکات و سکنات آپکی ستودہ ہیں اور ستودہ ترجمہ محمدؐ ہے اور محمد آپ کا نام ہے اور پندرہویں ورس کا بھی مطلب ظاہر اور چودہواں ورس اس بشارت کا مطلب خبط کرنیکو پڑھا دیا ہے خیر علیہم ما یستحقون **چوتھی سند** صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۹ خدا نے مجھے دور سے بلایا میں ہنوز اپنی ماں کی پیٹ میں تھا اور اس نے میرا نام مذکور کیا اور میرے دہن کو تیغ تیز کی مانند کیا اور اپنے ہاتھ کے سایہ تلے مجھے چھپایا اور مجھے خدنگ درخشاں بنایا اور اپنے ترکش میں مجھے پنہاں رکھا اور کہا تو میرا بندہ ہے میں تیرے سبب محمود ہونگا اور بعضوں نسخوں میں ہے خدا کے نزدیک محمد ہوا انتہی ملخص حضرت یسعیاہ علیہ السلام یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ارشاد فرمارہے ہیں اور دور سے بلانے کے یہ معنی ہیں کہ محمد رسول اللہ صلعم زمین شام میں پیدا نہوں بلکہ اور زمین میں جو اسکے مثل ہو اور اس سے دور ہو پیدا ہوں اور پھر بلائے جاویں اور زمین شام میں تشریف لاویں چنانچہ معراج کی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلائے ہوئے مسجد اقصی میں تشریف لائے اور وہاں انبیا و رسل علی نبینا و علیہ السلام کے امام ہوئے **شعر** در آن مسجد امام انبیا شد ٭ صف پیشینیان را پیشوا شد +

اسی فضیلت آنحضرت صلعم کے بیان میں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سے کہ آپ ماں کے
پیٹ میں تھے تب ہی سے آپکا نام مذکور ہوا کاہنوں وغیرہ نے بشارات قرب ولادت احمد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی دینی شروع کردیں نوشیروان نے خواب دیکھے بتوں نے بھی آوازیں دینی شروع کردیں
کہ محمد رسول اللہ کی ولادت قریب ہے اور رسول صلعم نے جسپر بددعا کی وہ ہلاک ہوا اور بڑے فصیح
وبلیغ بھی تھے باوجود آپ کے امی ہونیکے پھر بھی آپ فصیح وبلیغ تھے ۔ اور حلیہ اپنے ہاتھ کے سایہ تلے
چھپا رکھا اس امر کو بیان کرے ہے کہ آپ انبیا علیہم السلام کے بعد پیدا ہوں تاکہ آپ کی شریعت کا
کوئی ناسخ نہو اور سب شرایع کے ناسخ ہوں اور آپ تیر درخشاں تھے کہ آپ نے ہزاروں اپنے دشمنوں کو
ہلاک کیا اور اپنے تیر درخشاں کی مثل انکے بدنوں کو پھاڑ ڈالا اور عبد اللہ آپکا لقب ہوا اور محمد آپکا
نام ہے اور محمود بھی آپ کا لقب ہے پانچویں سند صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۵۵ میں تم ابدی عہد
باندھونگا اور داؤدی یقینی رحمتیں تمپر کروں گا ۔ دیکھو میں اسی لوگونپر گواہ بناؤنگا اور خلق کا فرمانروا
خدا ایک گروہ کو جسے تو نہیں جانتا بلاویگا اور وہ قومیں جو تجھے نہیں جانتیں تیرے پیچھے دوڑینگی کیونکہ
اس نے تجھے ستودہ کیا ہے ش اس بشارت میں امت محمدیہ سے اللہ پاک جلشانہ خطاب کرکے
فرماتا ہے اور اسی امت مرحومہ سے ابدی عہد باندھا کہ شریعت ابدی انکو دی گئی اور ان سے
عہد ہوا کہ تمپر عذاب خسف ومسخ نہوگا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو جیسے نبوت وخلافت
عطا ہوئی تھی ویسے ہی رسول اللہ صلعم کو بھی رسالت وخلافت عطا ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میدان محشر میں اپنی امت پہ گواہ ہونگے اور آپ کی امت اور نبیوں پہ گواہ ہوگی کہ انہوں
نے اللہ جلشانہ کے احکام اپنی اپنی امتوں کو پہنچائے ہیں اور اسمیں خیانت نہیں کی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزاروں امتی مشرق سے مغرب تک ہیں وہ آپ کے پیچھے دوڑتے
ہیں اور آپکو اونکو مثل عرب کے نجانتے تھے اور آپ کا نام محمد ہے اور ستودہ محمد کا ہی
ترجمہ ہے ۔ اور بشارات مصطفائیہ میں یہ ثابت ہوچکا کہ ناموں کا ترجمہ اہل کتاب کے نزدیک
بجائے اصل نام کے ہے وھو المطلوب

بیان نام مبارک احمد ۔ سند اول ۔

اظہار الحق میں ہے کہ خلاصہ سیف المسلمین میں جو اردو زبان میں مولوی حید رعلی صاحب
کی تصنیفات سے ہے نقل کیا ہے کہ پادری لیکاں ارمنی نے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کا جو ۱۶۶۶ع

بیچ ارمنی زبان میں ترجمہ کیا ہے اوسکے بیالیسویں باب میں کتاب مذکور کے یہ فقرہ ہے و
اثر سلطنتہ علیٰ ظہرہ واسمہ احمد یعنی نشان اونکی سلطنت و نبوت کا انکی پشت پر ہوگا اور نام اونکا احمد
ہوگا + **دوسری سند - بشارت فارقلیط** - کتاب اظہار الحق میں ہے ترجمہ
عربیہ مطبوعہ ۱۸۲۱ء و ۱۸۳۱ء و ۱۸۴۴ء مطبوعہ لندن ترجمہ اردو مذکور کے چودھویں باب یوحنا کی
انجیل میں ہے اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میری وصیتوں پر حفاظت رکھو اور میں طلب
کرونگا اپنے باپ سے پس عطا کریگا وہ تمکو فارقلیط دوسرا تاکہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے
روح حق وہ کہ نہیں طاقت رکھتا ہے جہاں کہ قبول کرے اسواسطے کہ نہیں دیکھتا ہے
اسکو اور نہیں پہچانتا ہے اسکو اور تم پہچانتے ہو اسواسطے کہ وہ مقیم ہے تمہارے نزدیک
اور وہ ثابت ہے تم میں (۲۶) اور فارقلیط وہ روح قدس ہے جسکو باپ میرے سے
بھیجیگا اور وہ سکھلاویگا تمکو ہر شے اور وہ یاد دلاویگا تمکو جو میں نے تمکو کہا ہے اور اب میں نے
تمکو اوسکے ہونے سے پہلے کہدیا ہے تاکہ جب وہ ہووے تو تم اطمینان لاؤ اور پندرھویں باب
انجیل یوحنا میں اسطرح ہے (۲۶) پس لیکن جب آوے گا فارقلیط وہ کہ بھیجوں گا میں اسکو تمہاری
طرف باپ سے روح حق وہ کہ باپ سے نکلتی ہے گواہی دیگا دوسرے واسطے اور تم گواہی
دوگے اسواسطے کہ تم میرے ساتھ ابتدا سے ہو اور سولہویں باب میں انجیل یوحنا سے
ہے لیکن میں کہتا ہوں تمکو سچ کہ میرا جانا ہے تمہارے واسطے بہتر ہے اسواسطے کہ اگر میں
نجاؤں تو فارقلیط تمہارے پاس نہ آویگا پس اگر گیا میں تو بھیجونگا میں اسکو تمہاری
طرف پس جب آویگا وہ سرزنش کریگا اوپر خطا کے اور اوپر بھلائی کے اور اوپر ظلم کے لیکن اوپر خطا کے
پس اسواسطے کہ وہ میرے اوپر ایمان نہیں لاتے اور لیکن اوپر بھلائی کے پس اسواسطے کہ میں
جانیوالا ہوں طرف باپ کی اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے اور اوپر حکم کے پس اسواسطے کہ سردار اس
عالم پر حکم کیا گیا ہے اور تحقیق میرے بہت سے کلام ہے کہ کہتا ہوں میں اسکو تم سے اب اور لیکن
اسکے اٹھانے کی اب طاقت نہیں رکھتے ہو (۱۳) پس جب آویگا روح حق پس وہ سکھلاویگا
تمکو جمیع حق اسواسطے کہ نہیں بولتا ہے اپنی طرف سے بلکہ کلام کرتا ہے ساتھ ہر ایک اوس شے
کے کہ سنتا اور خبر دیگا ساتھ اوس شے کے کہ قریب ہے کہ آوینگے (۱۴) اور وہ میری بزرگی کریگا

اسواسطے کہ وہ لیگا اُس شے سے کہ میرے واسطے ہے (۱۵) کل وہ شے کہ واسطے باپ کے
ہے بس وہ میرے واسطے ہے پس اسواسطے کہا مینے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگا اور
تمکو خبر دیگا ترجمہ اردو مطبوعہ مرزاپور - انجیل یوحنا - باب ۱۴ - اگر تم مجھے
پیار کرتے ہو تو میرے حکموں پر بھی عمل کرو (۱۶) اور میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا
اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے (۱۷) یعنی روح حق
جسے دنیا حاصل نہیں کرسکتی ہے کیونکہ اوسے نہ دیکھتی ہے نہ اوسے جانتی ہے لیکن تم اوسے جانتے ہو
کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور تم میں ہوویگی (۱۸) میں تمہیں یتیم نہ چھوڑونگا
میں تمہارے پاس آؤنگا ورس (۲۵) مینے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہتے ہوئے تم سے کہیں
لیکن وہ تسلی دینے والا جو روح قدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمہیں سب چیزیں
سکھلاویگا اور سب باتیں جو کچھ مینے تمہیں کہیں ہیں یاد دلاویگا ورس (۲۹) اور اب
مینے تم سے اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ جب وہ وقوع میں آوے تو تم ایمان لاؤ (۳۰)
بعد اسکے میں تم سے بہت کلام نہ کرونگا اس لئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اسکی
کوئی چیز نہیں ایضاً باب ۱۵ ورس ۲۶ لیکن جبکہ وہ تسلی دینے والا جسے میں تمہارے لئے باپ
کیطرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے نکلتی ہے آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور
تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھ ہو ایضاً باب ۱۶ ورس ۷ لیکن
میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ میں اگر نجاؤں تو تسلی
دینے والا تم پاس نہ آویگا پر اگر میں جاؤں تو میں اسے تم پاس بھیجدونگا وہ آنکر دنیا کو گناہ سے
اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹہرائیگا (۹) گناہ سے اسلئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے
اور راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے عدالت سے
اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ورس ۱۲ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ
میں تمہیں کہوں پر اب تم انکی برداشت نہیں کرسکتے (۱۳) لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے
تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتادیگی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی بلکہ جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہیں
آئندہ کی خبریں دیگی (۱۴) وہ میری بزرگی کریگی اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگی

اور تمہیں دکھاوے گی (١٥) سب چیزیں جو باپ کی ہیں میری ہیں اسلئے میں نے کہا کہ وہ میری
چیزوں سے پاویگی اور تمہیں دکھاوے گی تھوڑی دیر اور مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر اور
مجھے دیکھو گے کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں ش معلوم کرنا چاہئے کہ یہ مسلم فریقین ہے کہ
مسیح علیہ السلام کی بولی عبرانی تھی اور یونانی نہ تھی اور فارقلیط کی جگہہ یونانی ترجموں میں
اب لفظ پیریکلیطاس ہے اور اس لفظ کے معنی تسلی دہندہ کے ہیں چنانچہ اردو ترجمہ والے
نے تسلی دینے والیکے ساتھ ترجمہ کیا ہے مگر یہ ترجمہ فارقلیط کا صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح ترجمہ پیری
کلاطوس ہے جو ٹھیک بمعنی احمد ہے اور یہ دعوی کہ فارقلیط کا صحیح ترجمہ احمد ہے عبرانی زبان
کی لغت دیکھنے سے ثابت ہو سکتا ہے پس یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بنام احمد ہوئی
وهو المطلوب پادریان نصاری متعصب وتقلیداً آبائی سے اس بشارت سے آنکھ چھپاتے ہیں
اور چشم پوشی کرتے ہیں اور واسطے بہکانے عوام کے کہتے ہیں کہ یہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی نہیں بلکہ روح القدس کے نازل ہونے کی خبر دی ہے اور اونکی اس تحریف کو سوائے
کلمہ فارقلیط ترجمہ نام مبارک احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور الفاظ بھی رد کرتے ہیں (١) یہ ہے کہ
تمہید کی اوس جگہ ضرورت ہوتی ہے کہ مامور کو طاقت انکار کرنے کی مامور بہ سے ہو
اور جب مامور کو مامور بہ سے انکار کرنے کی طاقت ہی نہو تو ایسی جگہ تمہید ناروا ہے اور خلاف
قاعدہ ہے اور اس جگہ پہلے اس بشارت میں تمہید کی اور فرمایا اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے
حکموں پر عمل کرو لیکن آگے ایسے حکم کا بیان ہونا ضرور چاہئے کہ حواریین کو اوس سے انکار کی
طاقت ہو اور وہ حکم محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان کا ہے نہ روح القدس کے قبول
کرنے کا اسلئے کہ روح القدس سے انکار نہیں ہو سکتا ہے اسواسطے کہ وہ تو مثل جان کے تمام
جسم میں سماجاتی تھی اور حواریین کو اونکی بول چال بھی بھلا دیتی تھی اور وہ سیکڑوں طرح طرح
کی بولیاں بولنے لگتے تھے (٢) یہ کہ اس بشارت میں یہ جملہ ہے میں اپنے باپ سے درخواست
کرونگا اور روح القدس تمہارے عقیدہ کے موافق خدا کا تیسرا جزو ہے اور متحد بخدا ہے اور
جب یہ بات ہے تو پھر درخواست کی خدا سے کیا معنی ہونگے (٣) یہ کہ اس بشارت میں یہ جملہ
بھی ہے تاکہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے اور اس جملہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس

اسوقت حواریین کے ساتھ نہ تھی اور یہ تمہارے اس عقیدہ کے کہ روح القدس اور خدا اور
مسیح تینوں متحد ہیں مخالف ہے اور اگر بالفرض تینوں کا اتحاد نہیں بلکہ روح القدس اور خدا ہی
متحد ہیں تو اس ورس سے نعوذ باللہ من ھذا القول خدا کی معدومیت لازم آئی اور نیز اگر روح القدس
بالفرض نازل بھی ہوئی ہو تو فقط ایک دو مرتبہ نازل ہوئی اور یہ کلمہ ہمیشہ کیسے صادق آسکتا ہے
اور وہ کوئی کلام نہیں لائے کہ اوسکا ہمیشہ رہنا گویا روح القدس کا ہمیشہ رہنا ہو (۴) یہ کہ
اس بشارت میں تعریف فارقلیط میں فرمایا کہ وہ تمہیں سب چیزیں سکھلاویگا اور یہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تعریف ہے نہ روح القدس کی اسلئے کہ آپنے کچھ نہیں سکھلایا ہے (۵)
یہ کہ اس بشارت میں فارقلیط کے ساتھ ایمان لانیکا حکم فرمایا ہے اور یہ حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ ہی مخصوص ہے اسلئے کہ روح القدس سے تو انکار کی طاقت نہیں تھی وہاں
ایمان لانیکے حکم سے کیا علاقہ اور نیز لفظ ایمان صاف دلالت کرتا ہے کہ یہ خبر اللہ کے رسول کی ہے
جسپر ایمان لانا فرض ہے (۶) یہ کہ اس بشارت میں ہے میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ تمہارے
لئے میرا جانا ہی بہتر ہے کیونکہ اگر میں نجاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آویگا اور اس جملے
سے معلوم ہوتا ہے کہ جسکی یہ خبر ہے وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں حواریین میں قیام قیامت
تک نہیں ہو سکتا ہے اور روح القدس مسیح کے ساتھ تھے اور اونپر نازل ہوئے تھے اور
حواریین پر بھی نازل ہوئے تھے پس یہ اسکی خبر نہیں ہو سکتی بلکہ محمد رسول اللہ صلعم کی خبر ہے
اسلئے کہ ایسے دو رسولوں صاحب شریعت کا ایک زمانہ میں ہونا ناجایز ہے (۷) یہ کہ اس
بشارت میں ہے کہ وہ دنیا کو اسوجہ سے سزاوار نہ ٹھرائیگا کہ وہ مجھپر ایمان نہیں لائے اور یہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہے اسلئے کہ آپنے ہی حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان نہ لانیکی
وجہ سے دنیا کو گنہگار ٹھرایا ہے نہ روح القدس نے (۸) یہ کہ اس بشارت میں ہے کہ میری اور
بہت سی باتیں ہیں پر اب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے ہو لیکن جب وہ روح حق آوے گا
وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا بلکہ جو کچھ وہ سنے گا سو کہے گا الخ
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جسکی یہ بشارت ہے کچھ احکام شریعت مسیحی میں زیادہ کریگا
اور بعض احکام میں زیادتی بھی آویگی اور یہ بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق ہے

اسلئے کہ بہت سے احکام میں شریعت عیسوی شریعت محمدی میں کمی زیادتی ہوئی اور بہت سے احکام زیادہ ہوئے روح
القدس اسلئے کہ روح القدس نے کوئی حکم شریعت عیسوی میں منسوخ نہیں فرمایا اور اگر تحلیل المحرمات کی اور تعلیم عقیدہ
تثلیث کی حواریوں کی طرف نسبت کرینگے تو وہ روح القدس نہیں ہوگی اور نیز روح القدس تمہارے نزدیک عین خدا ہے پھر اسکے
کیا معنی الا بتحضرت جو کچھ سنتا ہے وہ فرماتے تھے ۔ وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی (ترجمہ) اور نہیں
بولتا ہے اپنے جی سے نہیں وہ مگر وحی کہ وحی کیجاتی ہے ۔ آپ کی شان میں نازل ہوئی ۔ (۹) یہ کہ
اس بشارت میں ہے کہ وہ تمہیں آیندہ کی خبریں دیگا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف ہے
کہ اپنے آیندہ کی خبریں بہت ہزاروں دیں اور ہر بال برابر آپ کے فرمانے کے خلاف واقع نہیں ہوا اور روح
القدس نے کوئی خبر دی تھی (۱۰) یہ کہ اس بشارت میں ہے کہ وہ میری بزرگی کریگا اور یہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص صفت ہے اسواسطے کہ سچی بزرگی حضرت عیسی علیہ السلام کی آپنے کی کہ
دعوی خدائی اور جھوٹ سے آپکو بری کیا اور مرتبہ رسالت کا آپکے لئے ثابت فرمایا یہود و نصاری
افراط و تفریط میں تھے اور درحقیقت تعظیم حقہ کوئی نہیں کرتا تھا (۱۱) یہ کہ اس بشارت میں ہے کہ
وہ میری چیزوں سے پاویگا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہے کہ آپ اور سیدنا مسیح
علیہ السلام اصل رسالت الہی میں برابر ہیں اور روح القدس نے کون سی چیز حضرت مسیح علیہ
السلام کی پائی اور وہ اور عیسی علیہ السلام تو آپ کے نزدیک ایک شے ہیں پھر پانیکی کیا معنی یہ گیارہ
دلیلیں سوائے اسکے کہ فارقلیط نام مبارک احمد کا ترجمہ ہے ایسا نکلے ہیں کہ یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہے اور روح القدس کے نزول کی خبر نہیں ہے جو شاید حواریین پر نازل ہوئی ہو اور
اس بشارت پر پادری پانچ شبہ کرتے ہیں (۱) یہ کہ فارقلیط کو اس بشارت میں روح القدس اور
روح الحق کے ساتھ تفسیر کیا ہے اور دونوں عبارت میں اقنوم ثالث سے یعنی خدا کے تیسرے جزو سے
معاذ اللہ من هذا القول نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوم یہ کہ اس بشارت میں حواریین
سے خطاب کرکے فرمایا کہ فارقلیط روح الحق تمہارے پاس آویگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حواریین کے پاس کہاں آئے آپ تو اونکے انتقال سے صدہا برس کے بعد پیدا ہوئے سوم کہ اس
بشارت میں فارقلیط کے وصف میں فرمایا ہے جسے دنیا حاصل نہیں کرسکتی ہے کیونکہ نہ اسے دیکھتی ہے
نہ اوسے جانتی ہے اور یہ وصف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہے اسلئے کہ اونکو دنیا نے دیکھا ہے

اور جاتا ہے چہارم یہ ہے کہ اس بشارت میں فارقلیط کے وصف میں فرمایا ہے کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف نہیں اسلئے کہ آپ حواریین کے ساتھ کہاں رہے ہیں پنجم یہ کہ کتاب اعمال حواریین کے پہلے باب میں یہ عبارت ہے باب اول درس (۴) اور انکے ساتھ اکٹھا ہو کے حکم دیا کہ تم یروسلیم سے باہر نجاؤ بلکہ باپ کے اس وعدہ کا جسکا ذکر تم سے ہو چکا ہے راہ دیکھو (۵) کیونکہ یوحنا نے پانی سے بپتسمہ دیا ہے لیکن تم تھوڑے دنوں کے بعد روح قدس سے بپتسمہ پاؤ گے اور یہ عبارت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فارقلیط سے وہ روح القدس مراد ہے جو یوم الدار معاذ اللہ من ہذا القول نازل ہوئے تھے نہ محمد رسول اللہ صلعم اسواسطے کہ باپ کے وعدہ سے بھی وہی مراد ہے یہ پانچ اعتراض نصرانیوں کے ہیں

جواب اعتراض اول کا یہ ہے کہ پادری فنڈر صاحب میزان الحق نے مفتاح الاسرار کے دوسرے باب کی پہلی فصل میں کہا ہے کہ لفظ روح اللہ اور روح فم اللہ اور روح القدس توریت انجیل میں بھی واحد مستعمل ہوتے ہیں انتہی پس اسجگہ اوسنے دعویٰ کیا کہ لفظ روح اللہ اور روح القدس بھی واحد عہدین میں آتے ہیں اور حل الاشکال میں اوس نے کہا ہے جس شخص کو توریت انجیل کا کچھ شعور ہے وہ جانتا ہے کہ روح القدس اور روح الحق اور روح فم اللہ وغیرہ یعنی ہذا ہی جانتا ہے ہیں اسلئے مینے اسکا اثبات ضروری جانا پس اسکے دعویٰ کے موافق معلوم ہوا کہ یہ الفاظ بمعنی احد مستعمل ہوتے ہیں پس ہم قطع نظر اس سے کہ یہ اسکا دعویٰ فی نفسہ صحیح ہے یا نہیں اس امر کو تسلیم کرتے ہیں مگر اسکے منکر ہیں کہ یہ سب الفاظ ہر جگہ بمعنی اقنوم ثالث آتے ہیں اور اسکے قول کے موافق ہم بھی کہتے ہیں کہ جسکو کچھ شعور عہدین کا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ الفاظ اور معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں صحیفہ حزقیال باب ۳۷ درس ۱۴ - خداوند یہوداہ ان ہڈیوں کو یوں فرماتا ہے دیکھ میں تمہارے اندر روح داخل کرونگا اور یہاں روح یعنی نفس ناطقہ ہے نہ یعنی تیسرے اقنوم کے جو اونکے زعم کے موافق عین خدا ہے معاذ اللہ اور یہ تھے باب یوحنا کے پہلے رسالہ کے ہے اے پیارو تم ہر ایک روح کو یقین نہ کرو بلکہ روحونکو آزماؤ کہ وے خدا کی طرف سے ہیں کہ نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹے پیغمبر دنیا میں نکل آئے ہیں (۲) اس سے خدا کی روح کو پہچانو ہر روح جو اقرار کرتی ہے کہ مسیح جسم میں آیا وہ روح خدا کی طرف سے ہے (۳) اور ہر ایک روح جو اقرار نہیں کرتی ہے

کہ یسوع مسیح جسم میں آیا تو وہ خدا کی طرف سے نہیں ہے اور یہاں لفظ روح بمعنی واعظ ہادی
و مضل ہے اور اقنوم ثالث کے معنی میں نہیں ہے اسلئے کہ وہ تو اونکے زعم کے موافق عین خدا
ہے پس ایسی ہی تفسیر فارقلیط میں روح القدس اور روح الحق بمعنی الواعظ الحق ہے جواب
سوال دوم کا یہ ہے کہ منشاء اس شبہ کا یہ ہے کہ جو خطاب کے وقت حاضر ہوں وہی
اس خطاب اور کلام کے ساتھ مخاطب ہوتے ہیں اور یہ صحیح نہیں ہے بلکہ بسا اوقات جو خطاب
کیوقت حاضر ہوتے ہیں وہ خطاب سے مراد نہیں ہوتے ہیں دیکھو متی کی انجیل کے ٢٦ باب کے درس
(٦٤) میں ہے بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ اس کے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف
اور آسمان کے بادلوں پر آتے ہوئے دیکھوگے اور یہ سب مخاطبین مر گل گئے اور اٹھارہ سو
برس اور زیادہ گزر گئے اور کسی نے آپکو بادلوں پر آتے ہوئے نہیں دیکھا پس اسجگہ وہ اشخاص
مراد ہیں جو حضرت مسیح کے نزول کے وقت میں ہونگے ایسے ہی اسجگہ وہ مراد ہیں جو ظہور فارقلیط
کے وقت میں ہوں گے چنانچہ وقت بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لاکھوں کروڑوں نے
آپکو دیکھا جواب سوال سوم کا یہ ہے کہ معرفت سے معرفت کاملہ مراد ہے اور ایسے ہی رویت
بصیرت مراد ہے اور یہ لفظ انہیں معنوں میں متی کی انجیل کی تیرہویں باب میں آیا ہے اور وہ
عبارت یہ ہے اس لئے میں اونسے تمثیلوں میں بات کرتا ہوں کیونکہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے
اور سنتے ہوئے نہیں سنتے اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتے ہیں اور اس لفظ کے اگرچہ یہ معنی مجازی
ہیں پر حقیقت عرفیہ کے قایم مقام ہوگئے ہیں سیدنا مسیح کے کلام میں اور بہت جگہ یہ دونوں
لفظ ان معنوں میں آئے ہیں انجیل مذکور کے (١١) باب میں ہے میرے باپ سے سب کچھ مجھے
سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا مگر باپ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا مگر بیٹا اور جسپر بیٹا ظاہر کیا
چاہئے یوحنا کی انجیل کے سترہویں باب میں ہے اے عادل باپ دنیا نے تجھے نہیں جانا پر مینے
ہی تجھے جانا ہے اور اونہوں نے جانا ہے کہ تو نے مجھے بھیجا ہے ایسے ہی اور بہت سے مقاموں
میں اس معنی میں یہ دونوں لفظ آئے ہیں جواب سوال چہارم کا یہ ہے کہ ترجمہ عربی مطبوعہ ١٨١٦ء
اور ١٨٢٥ء میں یہ فقرہ اسطرح پر ہے لانہ مستقر معکم ویکون فیکم اور فارسی کے ترجمہ جو ١٨١٦ء
اور ١٨٢٨ء اور ١٨٤١ء اور ایسی ہی اردو کے ترجمے جو ١٨١٤ء اور ١٨٣٩ء میں چھپے ہیں وہ سب ان

دونوں ترجموں عربی کے موافق ہیں اور ترجمہ عربی میں جو سنہ ۱۸۴۶ء میں چھپا ہے یہ فقرہ اسطرح پر ہے
ماکث معکم یکون فیکم پس مراد ثبوت سے ثبوت بزمانہ استقبال ہے تاکہ سب ترجمے موافق
ہو جاویں اور باقی رہا فقرہ تم میں رہتی ہے مقیم عند کم پس اس فقرہ میں بھی قیام استقبالی
اور وہ رہنا مراد ہے جو زمانہ آئندہ میں ہوگا لیکن بسبب شدت یقین کے آئندہ کو حال کے
ساتھ تعبیر کیا ہے ورنہ سب کلام متناقض ہو جاویگا اسواسطے کہ اور سب کلمات بمعنی
استقبال ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں۔ میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہیں
دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔ اور لیکن وہ تسلی دینے والا جسے
باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمہیں سب چیزیں سکھلاویگا اور سب باتیں جو کچھ کہ میں نے تمہیں کہی ہیں یاد دلاویگا
ابعد اوسکے میں کلام نہ کرونگا اسلئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور اسکے واقع ہونے سے پیشتر
کہا تاکہ جب وہ وقوع میں آوے تو تم ایمان لاؤ پس یہ سب جملے صراحتہً بمعنی استقبال ہیں پس
ان دونوں لفظوں کو بھی استقبال سمجھنا چاہئے اور یقین کر لینا چاہئے کہ بسبب شدت یقین کے بصورت
حال تعبیر کیا ہے اور زیادتی یقین کیوجہ سے حال کا کیا حال پوچھو استقبال کو بھی ماضی کے ساتھ
تعبیر کرتے ہیں دیکھو صحیفہ حزقیال علیہ السلام کا باب (۳۹) کہ اس باب میں یاجوج ماجوج کی
خبر دیکر اور اونکا موضع تباہی بنی اسرائیل کے پہاڑ بیان کرکے فرمایا ہے دیکھو وہ پہنچا اور
وقوع میں آیا خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے وہی دن ہے جسکی بابت میں نے کہا اور ترجمہ
فارسی مطبوعہ سنہ ۱۸۴۵ء میں یہ جملہ اسطرح پر ہے (اینک رسید بوقوع پیوست) اور انجیل
یوحنا میں مستقبل کو بصیغہ حال بیان کیا ہے باب ۵ ورس ۲۵ میں تمسے سچ سچ کہتا ہوں
کہ وہ گھڑی آتی ہے اور اب ہے کہ جس دن مردے خدا کے بیٹے کی آواز سنینگے اور جو سنینگے
جاگ [illegible] شدت یقین کیوجہ سے مستقبل کو ماضی اور حال
[illegible] ہے یہی حال نحن فیہ میں شدت یقین کیوجہ سے مستقبل کو بصیغہ حال تعبیر کیا
اور نحن فیہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ۱۳۰۰ تیرہ سو برس سے زیادہ گزر گئے
اور ان دو فقروں کا مصداق ابھی نہیں ہوا اور اخیر فقرہ تو محرف ہے اسلئے کہ مردے بحکم
خداوندی و میت زندہ ہونگے نہ بحکم مسیح علیہ السلام اور جو خود اپنی زندگی پر قادر نہو تو وہ

دوسرے کو کس طرح حیات بخش سکتا ہے خصوصاً جبکہ وہ مردہ بھی ہوا اور مسیح علیہ السلام
اموات میں شامل ہونگے پس کس طرح وہ اوروں کو زندہ کرینگے اور جواب سوال پنجم کا یہ ہے
ہم کب تسلیم کرتے ہیں کہ باپ کے وعدہ سے یوحنا کی انجیل میں وہ روح مراد ہے جو تمہارے
دل کے موافق یوم الدار نازل ہوئی بلکہ اوس سے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہیں
اور یہ وسلم سے بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یا ہر زمانے کے ہوتے ہیں کہ اسی وقت تک
یا قبلہ بیت المقدس رہا اور اوس سے واسطہ رہا اور بعد بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے قبلہ دائمی
تمام عالم کا کعبہ شریف ہوگا وصلے اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین + تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اہل الہدایۃ اتقوا من شر ہذہ الدابۃ

برادران مسلمان اہل اسلام پر واضح ہو کہ ایک شخص مسمّے مرزا غلام احمد صاحب ساکن موضع قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب میں
ظاہر ہوئے ہیں اور انہوں نے دعویٰ رسول ہونیکا کیا اور اپنی صداقت کے لئے کتاب ازالۃ الاوہام تالیف کی ہے اور وہ سر از الا
بیہودہ اور مضمون بیہودات سے پر ابتدا میں چند عبارتیں بطور نمونہ کے اسمیں سے نقل کرکے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں تاکہ
سب انکو گوش زد کرکے داد دیں اور ایسی بیہودہ کلامی سے اپنی آل اور اولاد کو بچاویں وہو ہذا صفحہ ۲۱ کتاب کو
ملاحظہ ۔ دوسری نکتہ چینی یہ ہے کہ مالیخولیا یا جنون ہوجانے کی وجہ سے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کیا ہے اسکے
جواب میں کہ یوں تو میں کسی کے مجنون کہنے یا دیوانہ نام رکھنے سے ناراض نہیں ہو سکتا بلکہ خوش ہوں کیونکہ ہمیشہ
سے لوگ ہر ایک نبی اور رسول کا بھی انکے زمانہ میں نام رکھتے آئے ہیں اور قدیم سے ربانی مصلحوں کو قوم کی طرف سے
یہی خطاب ملتا رہا ہے اور نیز اس وجہ سے بھی مجھے خوشی پہنچی کہ آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی ۔ جواب الجواب معلوم ہو کہ
خداوند تعالے نے اپنی کتاب پاک میں اپنے رسول مقبول کے حق میں جملہ خاتم النبیین کا فرمایا ہے اسکے مضمون سے مفہوم
ہوتا ہے کہ روز قیامت تک کوئی نبی دنیا میں نہیں آنیکا پھر اگر کوئی دعویٰ کرے کہ میں اللہ کا رسول ہوں وہ
قطعی جھوٹا ہے ۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ پہلے زمانہ میں خداوند تعالیٰ اسوقت نے رسول کو ہدایت کے لئے بھیجا تھا
جبکہ تمام مخلوق گمراہ ہوکر معبود بالحق کی نہیں بتوں وغیرہ کی پرستش کرنے لگتے تھے تو انکی ہدایت کے لئے رسول آتا
تھا اور وعظ و نصیحت کرتا تھا اس زمانہ کے کفار لوگ اس نبی کو مجنون یا دیوانہ کہتے تھے اور
متنفر ہوکر پتھر وغیرہ سے بھی مارتے تھے اور اپنی ضد سے باز نہیں آتے تھے بلکہ کئی نبی بسبب
ہدایت کرنے کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور بعد زمانہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے لیکر آجتک
علماء و فضلا اپنے رسول کی شریعت کی ہدایت کرتے چلے آئے اور کروڑوں آدمی گروہ کفار سے اسلام کے گروہ میں
بسبب ہدایت کے داخل ہوگئے اور ہوتے چلے جاتے ہیں اور کسی نبی اور رسول کے نازل ہونیکی کیا
حاجت ہے اور حسب [illegible] حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے تشریف

لائینگے تو اسوقت اسلام میں بہت ضعف آیا ہوا ہوگا تو آپ بازاروں اور کوچہ گلی میں ہدایت کیلئے منادی فرماوینگے
تو کفار لوگ انکو مجنوں اور دیوانہ کہینگے وہ اپنی نصیحت کرنیسے باز نہ آئینگے۔ اب اگر کوئی شخص کاذب دعوی جھوٹا کرے
تو مخلوق اسکو بسبب اسکے کذب کے مجنوں یا دیوانہ کہے تو امر حق ہے اور اگر ایسے کاذب کو مخلوق ملعون کہے
تو بجا ہے کیونکہ خداوند تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین (قال) ازالۂ اوہام کے صفحہ ۴۷ کے
حاشیہ میں لکھا ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا جسکو در حقیقت بیداری
کہنا چاہئے ایسے کشف کی حالت میں انسان ایک جسم نوری کے ساتھ حسب استعداد نفس ناطقہ کے آسمانوں کی سیر
کرسکتا ہے پس چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نفس ناطقہ کو اعلی درجہ کی استعداد تھی اور انتہائی نقطہ تک پہنچ
چکے تھے اس لئے وہ اپنی معراجی سیر میں معمور عالم کے انتہائی نقطہ تک جو عرش عظیم سے تعبیر کیا جاتا ہے پہنچ گئے سو
در حقیقت یہ سیر کشفی تھا جو بیداری سے اشد درجہ پر مشابہ ہے بلکہ ایک قسم کی بیداری ہے میں اسکا نام خواب
ہرگز نہیں رکھتا اور کشف کے ادنی درجوں میں سے سمجھتا ہوں بلکہ یہ کشف کا بزرگترین مقام ہے بلکہ در حقیقت
بیداری بلکہ اس کشف بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفی اور اجلی ہوتی ہے اور اس قسم کے کشفوں میں مولف خود
صاحب تجربہ ہے انتہی اقول بعون اللہ و بتوفیقہ ناظرین پر واضح ہو کہ مقولات مذکورہ سے بالوضاحت مفہوم ہے
کہ جناب سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج نہ ساتھ روح کے اور نہ
روح مع الجسم کے ہوئی بلکہ وہ ایک کشف تھا جیسا کہ اکثر بندگان خدا کو ہوتا ہے اور یہ عقیدہ سراسر قرآن و حدیث
کے خلاف ہے اور طرہ یہ ہے کہ مرزا صاحب موصوف فرماتے ہیں اس قسم کے کشفوں میں مولف خود صاحب تجربہ
ہے یعنی اس قسم کا معراج کشفی مجھ کو بھی ہوا ہے نعوذ باللہ من ہذا القول الخبیث نتیجہ کلام مذکورہ کا یہ ہوا کہ میں بھی
نبوت میں مثل جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوں اور میرا شہر یعنی قادیان از روئے بزرگی اور عظمت کے
مثل مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ہے جیسا کہ مولف صاحب صفحہ ۷۷ ازالۂ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں [illegible]
[illegible] الہامی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں صحیح ہو ادینی کہا کہ تینوں شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے
مکہ مدینہ قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے کہا گیا تھا انتہی مع معلوم ہو چکے۔ اور جو شخص دعوی نبوت کا بعد زمانہ رسول
اللہ صلعم کے کریگا وہ کافر بلکہ اکفر ہے اور اس پر اتفاق جمیع علماء اہل اسلام متقدمین اور متاخرین کا ہے قال اور
کتاب مذکورہ کے صفحہ ۹۵ میں لکھا ہے تیسرا کام مسیح کا یہ کہا ہوا کہ نور کو دنیا کے تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشے
اور منافقوں کو مخلصوں سے الگ کردیوے سو یہ تینوں خدا تعالی نے اس عاجز کے سپرد کئے اور حقیقت میں یہ بات بھی
مقرر ہے کہ مسیح اپنے وقت کا مجدد ہوگا اور اعلی درجہ کی تجدید کی خدمت خدا تعالی اس سے لیگا اور یہ تینوں امور
وہ ہیں جو خدا تعالی نے ارادہ فرمایا ہے جو اس عاجز کے ذریعہ سے ظہور میں آویں سو وہ اپنے ارادہ کو پورا کریگا اور
اپنے بندہ کا مددگار ہوگا اقول بعون اللہ و بتوفیقہ معلوم ہو وے کہ کلام مذکورہ مولف رسالہ سے مفہوم ہوا
کہ [illegible] اور اقرار ہو بھی مثل حضرت عیسی علیہ السلام کی ہوں لیکن تیسرا کام تو بالعکس ظہور میں آیا ہے
[illegible] اسلئے کہ یہ خود ہے کہ [illegible] خلاف خاتم النبیین کے قائل
رسول جدید کے ہوئے اور [illegible] اور نماز کے ترک کرنیکا
ہوا جیسا کہ جامع مسجد دہلی میں واقع ہوا کہ جناب مسیح کذاب صاحب [illegible] النبیین کے قریب ڈھائی بجے
کے جامع مسجد میں آئے اور جبکہ وقت نماز عصر کا آیا تو قریب پانچ ہزار آدمیوں نے ملکر ساتھ امام مسجد کے نماز عصر کی
ادا کی اور مرزا صاحب معہ اپنے متعلقین کے بیٹھے رہے اور عمداً نماز کو ترک کیا اور اسی کا نام ہدایت ہے قال اور کتاب
مذکورہ کے صفحہ ۲ سے صفحہ ۷ تک لکھا ہے خدا تعالی نے میرے دل پر یہ کھولا ہے کہ دمشق یہی کوئی مثل مسیح پیدا ہو